REGD. E. P. No 861
رجسٹرڈ ڈی سی نمبر ۸۶۱

جلد ۴ | ۲۱ راخاء ۱۳۳۴ ہش مطابق ۴ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ ۲۱ ؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۲

قادیان اور مضافات میں ساٹھ گھنٹہ مسلسل طوفانی بارش

محلہ احمدیہ کے نوے مکانات بارش سے شدید متاثر کئی لاکھ روپے کا مالی نقصان

قادیان ۱۹ ؍ اکتوبر۔ قادیان اور اس کے مضافات میں ۲ ؍ اکتوبر سے مسلسل ساٹھ گھنٹہ تک طوفانی بارش جاری رہی جس سے تمام علاقہ میں پانی ہی پانی نظر آتا رہا۔ لگاتار بارش کے باعث علاقہ کے بہت سے مکانات گر گئے اور بیشتر کو شدید نقصان پہنچا۔ صرف احمدیہ محلہ میں ۵۰ مکانات تو بالکل گر گئے اور ۴۰ کو شدید نقصان پہنچا جس سے صرف اس حلقہ میں مالی نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپے ہے قادیان میں آنے والے سرکاری افسران نے بھی منہدم اور شکستہ مکانات کا معائنہ کیا اور اس بات کا اظہار فرمایا کہ سارے قادیان میں مکانات کو پہنچنے والے نقصان کا نصف حصہ صرف احمدیہ محلہ میں ہوا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ قادیان اور مضافات کا سارا پانی جمع ہو کر اسی جہت میں بہتا ہے۔ جہاں احمدیہ محلہ واقع ہے۔ چنانچہ محلہ احمدیہ کا حلقہ ناصر آباد جو نسبتاً نشیبی حصہ میں واقع ہے۔ سب سے زیادہ متاثر ہوا جب مسلسل بارش اور سیلاب کا پانی اس محلہ کے مکانات میں داخل ہو کر مکانات کو شدید نقصان پہنچانے لگا تو اس آبادی کو اندرونی محلہ میں منتقل کئے جانے کا فوری انتظام کیا گیا۔ پانی اس قدر چڑھ چکا تھا کہ بعض سامان کو کشتیوں کے ذریعہ اندرونی حصہ میں لانا پڑا۔ اور بہت سے احباب کو مساجد میں پناہ لینی پڑی۔ جناب قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال ان احباب کے لئے اندرونی حصہ میں جگہ دینے کے لئے بارش میں بھاگ دوڑ کرتے ہوئے گر پڑے اور بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

محلہ کے نشیبی حصہ میں رہنے والے درویشان کے غلہ اور سرمائی سامان کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ اور ایسے درویشان جو کھیتی باڑی کا کام کر کے اپنا بوجھ خود برداشت کرتے ہیں کی فصلوں کو بھی سخت نقصان پہنچا۔ خاص طور پر آلوؤں کی فصل تو زیادہ متاثر ہوئی۔ بارش اور سیلاب کا پانی اس شدت سے بہہ رہا تھا کہ لنگر خانہ کے مشرقی جانب بہشتی مقبرہ کی طرف جانے والی سڑک پر گھٹنوں گھٹنوں پانی تھا اور پُل کے دوسری طرف کی سڑک پر کمر کمر تک تیزی سے پانی بہنے کے باعث پل کے پاس سے جنوب کی طرف بنیس فٹ کے قریب سڑک ڈھاب میں بہہ گئی۔ جس سے یہ رستہ قطعی طور پر ناقابل عبور بن گیا۔ چنانچہ ملحقہ دیہات میں سے آنے والے بعض غیر مسلم سڑک کی خستہ حالت سے ناواقفی کی بناء پر ڈوب جانے لگے جنہیں احمدی نوجوانوں نے فوری طور پر بچا لیا۔

مسلسل بارش کی وجہ سے ۴ ؍ اکتوبر سے ۸ ؍ اکتوبر تک قادیان میں بجلی کی رو بند رہی اسی طرح ریل کی آمد و رفت تا حال جاری نہیں ہو سکی۔ نیز کچھ عرصہ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ بھی بند رہا

جب بارش اپنی پوری شدت سے برس رہی تھی اور اس پر مسلسل چالیس گھنٹے گذر چکے تھے۔ تو بعض غیر مسلم احباب نے خواہش ظاہر کی کہ ایسے وقت میں فوری طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ تار دعا کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ جب انہیں بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اس قسم کی تار دی جا چکی ہے۔ تو وہ مطمئن ہو گئے۔

بارش کی شدت کے وقت احمدیہ محلہ کے اندرون حصہ میں نہ صرف نشیبی حصہ کے احمدی احباب کو جگہ دی گئی بلکہ بعض غیر مسلموں کو بھی پناہ دی گئی۔ اور دوسرے قریب کے غیر مسلموں کو کہہ دیا تھا کہ جب بھی وہ اپنے یہاں زیادہ خطرہ محسوس کریں فوری طور پر ہمارے محلہ میں آجائیں۔

الحمد للہ کہ باوجود شدید بارش برسنے اور غیر معمولی پانی آجانے کے قادیان اور اس کے مضافات میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

اگرچہ حال ہی میں مرکز قادیان کی طرف سے ڈلہوزی میں شدید سیلاب میں امداد دی جا چکی ہے۔ تاہم جب قادیان کے مقامی سرکردہ اصحاب نے آل پارٹیز ریلیف کمیٹی بنائی تو جماعت احمدیہ کی طرف

جماعت احمدیہ قادیان کے ایک نہایت معزز فرد پر حملہ اور ڈاکہ

قابل توجہ گورنمنٹ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۷ ؍ اکتوبر کو جب جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ ممبر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی بٹالہ میں منڈل کانگرس کے اجلاس سے فارغ ہو کر قریباً ۸ بجے شب واپس قادیان آ رہے تھے۔ تو موضع کوٹلہ کے پاس بٹالہ۔ قادیان سڑک پر چار پانچ بدمعاش ڈاکوؤں نے ان پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ ان ڈاکوؤں میں سے پہلے ایک شخص ملک صاحب پر حملہ آور ہوا۔ جس کا انہوں نے نہایت جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ اور اس کو دو دفعہ نیچے گرا لیا۔ لیکن جب اس نے ساتھیوں کو مدد کے لئے پکارا اور وہ کمین گاہوں سے نکل کر پہنچ گئے۔ تو ملک صاحب نے وہاں سے بھاگ کر جان بچائی ان سب نے تعاقب کیا۔ لیکن ملک صاحب قریب کے کھیتوں میں ساری رات پانی اور گارے میں چھپے رہے۔ تعمیرات کا بہت سا سامان جو ملک صاحب بٹالہ سے خرید کر لائے تھے انہی ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔

احمدیہ جماعت کے ایک معزز رکن کے ساتھ جو کانگرس کے اجلاس میں شمولیت کے لئے گیا تھا۔ اور بوجہ گاڑی کے خراب ہونے کے سڑک کے راستہ سے آ رہا تھا یہ واقعہ نہایت افسوسناک ہے۔ مقامی پولیس میں رپورٹ درج کرا دی گئی ہے۔ ہم افسرانِ بالا کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ خاص توجہ سے اس کیس کی جو ایک بین الاقوامی اور امن پسند جماعت کے رکن سے متعلق ہے تفتیش کرائیں۔ اور مجرمین کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ (نامہ نگار)

تار بنام جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور و جناب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بٹالہ

از طرف پریذیڈنٹ صاحب کانگرس کمیٹی قادیان

مندرجہ ذیل تار جناب پریذیڈنٹ صاحب لوکل کانگرس کمیٹی قادیان کی طرف سے جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور و جناب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بٹالہ کے نام اس وقوعہ کے متعلق دی گئی ہے۔ جو ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ و ممبر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی گورداسپور کے ساتھ مورخہ ۷ ؍ ۱۰ ماہ حال کے آٹھ بجے شب بٹالہ قادیان کی سڑک پر وقوع میں آیا۔ یہ حادثہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کے احمدیوں کے لئے تشویشناک اور تکلیف دہ ہے بلکہ قادیان اور اردگرد کے علاقہ کے تمام امن پسند باشندوں کے لئے باعثِ تشویش اور پریشانی ہے۔ امید ہے کہ افسرانِ متعلقہ پوری جدوجہد سے اس کیس کی تفتیش فرمائیں گے۔ اور آئندہ کے لئے ایسی شرارتوں اور بدامنیوں کا سدِ باب کر کے امن پسند شہریوں کی جان۔ مال اور عزت کی حفاظت کریں گے۔ تار کے الفاظ کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

" جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور

شری صلاح الدین جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ممبر ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کو برسرِ عام سڑک پر حملہ کر کے لوٹ لیا گیا۔ اس طرح پبلک زندگی غیر محفوظ ہو گئی ہے لوگوں میں سخت تشویش پیدا ہو چکی ہے فوری ضابطہ کی کارروائی کی درخواست کی جاتی ہے "

پریذیڈنٹ لوکل کانگرس کمیٹی قادیان ۱۰ ؍ ۵۵ء

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

سے مبلغ ؍۲۰ روپے اُسی وقت اور ؍۲۰ روپے مزید بیا ئیوٹ طور پر ریلیف کے لئے دیئے گئے۔ نیز نظارت امور عامہ نے کانگرس کے اجلاس میں ارد گرد کے دیہات میں ریلیف کا کام جاری کرنے کی تجویز پیش کی جسے منظور کر لیا گیا۔

احمدیہ محلہ میں متعدد مکانات منہدم ہو جانے یا انہیں شدید نقصان پہنچنے کے باعث صدر انجمن احمدیہ نے تعمیرات کے لئے ہنگامی کمیٹی مقرر کر دی۔ جس میں جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر امور عامہ کو صدر جناب قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال اور مکرم چوہدری عبد الحق صاحب قائمقام جنرل سیکرٹری لوکل انجمن قادیان کو ممبر نامزد کیا گیا۔ چنانچہ اسی کمیٹی کے زیر انتظام جملہ درویشان قادیان روزانہ وقار عمل کرتے ہیں اور وقتی طور پر دفاتر کا کام بند ہے۔ جلسہ سالانہ اور سردی کی آمد آمد کے باعث اس کام کو زیادہ تیزی سے سرانجام دینے کی سعی کی جا رہی ہے۔ چنانچہ احباب جماعت کی لگاتار ان تھک کوشش اور محنت سے متعدد مکانات کی مرمت کی جا کر متعلقہ خاندانوں کو آباد کرایا جا چکا ہے۔ اور باقی کے لئے جلد آباد کرانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

تاہم ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ مالی اعتبار سے پہلے ہی .... ایک نازک دور میں سے گذر رہی تھی۔ مگر حالیہ نقصانات کے پیش نظر بیرونجات کے جملہ احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں زیادہ تعاہد سے کام لیں اور جس قدر جمع شدہ رقوم اُن کے پاس ہوں فوری طور پر مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کریں۔ تا سلسلہ کے تبلیغی۔ تربیتی اور انتظامی کام جاری رکھے جا سکیں۔ اور ساتھ ہی مقامات مقدسہ کی آبادی کا کام سرانجام دینے والوں کے قیام کا تسلی بخش طور پر انتظام کیا جا سکے۔

امید ہے کہ مخلصین اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے اور وقت کی نزاکت کو پہچانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ خدا تعالےٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (م۔ ح)

گرم پارچات

حالیہ شدید بارشوں کے باعث مرکز قادیان میں بسنے والے درویشان کو شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے اور موسم سرما بھی جلد آرہا ہے جماعت کے مخیر و ذی ثروت اصحاب سے درخواست ہے کہ حسب استطاعت گرم پارچات ارسال فرما کر ممنون فرمائیں (امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان)

ذکر و فکر

برصغیر ہند و پاکستان میں حالیہ غیر معمولی سیلاب

موجودہ تباہی کا حقیقی باعث اور اس کا علاج

اس سال برصغیر ہند و پاکستان کے مختلف علاقوں میں جو غیر معمولی سیلاب آئے ان کی مثال گذشتہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ آسام سے لے کر شرقی و مغربی بنگال بہار۔ یوپی اور پھر پنجاب کے دونوں حصص شرقی و غربی کے علاقے اس غیر معمولی سیلاب کا نشانہ بنے۔

ابھی چند دنوں میں اڑیسہ اور پنجاب میں ان سیلابوں کے ذریعہ جو شدید نقصان ہوا ہے ان کا کسی قدر اندازہ ان خبروں سے ہو سکتا ہے جو سرکاری افسران کے بیانات اور مختلف اخباری نمائندگان کی رپورٹوں کے شائع ہونے پر معلوم ہوئی ہیں۔ چنانچہ ان خبروں میں سے بطور مثال یہ ہیں:۔

اڑیسہ:۔

کٹک ۱۳؍اکتوبر۔ مسٹر رادھا ناتھ راتھ وزیر آبادکاری نے آج اڑیسہ اسمبلی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ ماہ ستمبر میں صوبہ میں جو سیلاب آیا اس کے نتیجہ میں کٹک۔ پوری۔ بلاسپور اور ٹنل اضلاع کے قریباً ۱۳ لاکھ اشخاص کو نقصان پہنچا۔ سیلاب کا اثر ۱۱۶ مربع میل علاقہ میں ہوا اور ۸۸½ ہزار ایکڑ زمین میں دھان کی فصل تباہ ہو گئی۔

(پرتاپ جالندھر ۱۵؍۱۰؍۵۵)

یوپی:۔

دھلی۔ ۱۹؍اکتوبر۔ شمالی یوپی کے اضلاع بلند شہر۔ میرٹھ اور علیگڑھ وغیرہ اور دہلی کے درمیان روڈ ٹریفک قطعی بند ہو گیا ہے۔ جمنا میں پانی کی سطح خطرہ کے نشان سے کوئی ساڑھے تین فٹ سے زائد بلند ہو گئی ہے۔ اور شاہدرہ کے قریب گرانڈ ٹرنک روڈ میں ایک سو گز کی دراڑ پڑ گئی ہے۔ (الجمعیۃ ۱۱؍۱۰؍۵۵)

آگرہ۔ ۱۴؍اکتوبر دریائے جمنا میں طغیانی سے آگرہ کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہاں دریا کی طوفانی لہریں لال قلعہ کی دیواروں سے ٹکرا رہی ہیں۔ دریائے گنگا میں طغیانی سے ضلع مراد آباد کے کئی علاقے زیر آب ہو گئے ہیں۔

مشرقی پنجاب

جالندھر ۱۴؍اکتوبر۔ پنجاب کے سابق مکھیہ منتری ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے آج ایک بیان میں کہا کہ پنجاب اور پیپسو کو ایک زبردست مصیبت کا سامنا ہے۔ سنہ ۱۹۴۷ء اور سنہ ۱۹۵۰ء کے سیلاب جن سے گورداسپور اور امرتسر کے اضلاع اور فیروز پور۔ جالندھر کے اضلاع کے کچھ حصوں کو شدید نقصان پہنچا تھا موجودہ سیلابوں کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ (پرتاپ جالندھر ۱۶؍۱۰)

چنڈیگڑھ ۱۴؍اکتوبر۔ مکھیہ منتری شری سچر نے آج پنجاب ودھان سبھا میں بتایا۔ کہ حالیہ بھاری بارشوں کے باعث پنجاب کے ۷ ہزار دیہات میں ۷ لاکھ مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔

(پرتاپ جالندھر ۱۶؍۱۰؍۵۵)

انبالہ۔ ۱۴؍اکتوبر۔ پنجاب کے وزیر پبلک ورکس سردار گوربچن سنگھ باجوہ نے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد بتایا کہ بٹالہ شہر میں ۲½ ہزار سے زائد مکان تباہ ہوئے ہیں۔ اور شہر ایک ایسے شہر کا منظر پیش کر رہا ہے جو کہ بھونچال سے تباہ ہو گیا ہو۔ ...... آپ ضلع گورداسپور کے قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں میں گئے وہاں تقریر کرتے ہوئے آپ نے لوگوں کو بتایا کہ کس طرح ضلع گورداسپور پانچ دن تک باقی دنیا سے کٹا رہا۔

ٹھاکر کرم سنگھ ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا۔ کہ ضلع گورداسپور میں نوے ہزار دیہاتی مکان اور دس ہزار شہری مکان یا تو تباہ ہوئے یا انہیں نقصان پہنچا ۵۶ ہزار تباہ شدہ مکانات تو قابل مرمت نہیں رہے۔ بٹالہ شہر میں ۵۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ اس میں غلہ۔ مال تجارت۔ عمارتی لکڑی اور غیر منقولہ جائداد کا نقصان شامل ہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ ضلع گورداسپور کے شہری علاقوں میں نقصان ۲½ کروڑ کا اور دیہاتی علاقوں میں ۳ کروڑ کا ہوا۔ اس کے علاوہ ۹۳ جانیں ضائع ہوئیں۔

امرتسر ۶؍اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے اعلان کیا ہے کہ حالات بہت خراب ہیں۔ اور اس وقت بحالیات کا جو کام ہو رہا ہے وہ نقصان اور تباہی کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ کل شام تک گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں امرتسر میں ۱۱ انچ بارش ہو چکی ہے دریائے بیاس اور راوی میں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ریل سروس معطل ہو گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس علاقہ میں بارش نے گذشتہ ساٹھ سال کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

برنالہ کے قریب بارش کا پانی تقریباً دو سو دیہات میں پھیل گیا ہے۔ ان دیہات میں پانچ سو مکانات گر گئے ہیں اور چار دیہات تو قطعی طور پر بہہ گئے ہیں۔ (الجمعیۃ ۸؍۱۰؍۵۵)

مغربی پنجاب۔

لاھور ۷؍اکتوبر۔ لاہور اور شاہدرہ کے درمیان آمد و رفت و سلسلہ مواصلات بند ہے۔ لاہور کے قریب تیس مربع میل علاقہ جھیل بن گیا ہے۔

(الجمعیۃ دہلی ۱۰؍۱۰؍۵۵)

لاھور ۹؍اکتوبر۔ سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ اور معائنہ سے واپس آکر وزراء اور دوسرے افسروں نے بیان کیا کہ ہزاروں اشخاص مکانوں کی چھتوں اور ٹیلوں اور چٹانوں پر پناہ گزین ہیں۔ ایک افسر نے کہا کہ سیلاب زدوں کی تکلیف میں سردی نے اور اضافہ کر دیا ہے۔ نشیبی علاقہ کے دیہات میں لوگوں کا تمام سامان تلف ہو گیا ہے۔ خوراک اور پوشاک تک باقی نہیں رہی

(الجمعیۃ دہلی ۱۱؍۱۰؍۵۵)

لاہور میں ۲ ہزار مکانات گرے

لاہور ۱۴؍اکتوبر۔ لاہور میں راوی کے سیلاب سے ۲۰۳۰ مکانات ملبہ کا ڈھیر ہو گئے ہیں۔ جبکہ ۲ ہزار مکان جزوی طور پر گر پڑے والنٹیروں کی پارٹیاں مختلف محلوں میں ملبہ صاف کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے طلبا بھی اس کام میں ہاتھ بٹا رہے ہیں میونسپل کارپوریشن نے کل دیہاتی علاقہ سے مویشیوں کی ۲۰۰ نعشوں کو اُٹھوا کر دبایا۔ نشیبی علاقوں سے اب بھی پمپوں کے ذریعہ پانی نکالا جا رہا ہے۔ پاکستانی ہوائی جہاز گھرے ہوئے علاقوں میں خوراک گرانے میں مصروف ہیں۔ اور اب تک ۵ لاکھ ۵۴ ہزار پونڈ خوراک گرائی جا چکی ہے۔ اور ہزاروں لوگوں کو بھوکوں مرنے سے بچایا گیا ہے۔ (پرتاپ جالندھر ۱۶؍۱۰؍۵۵)

جب ہم اس شدید مالی و جانی نقصان کی طرف نظر کرتے ہیں تو ہمارے دل کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ اور متعلقین کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ مگر جب ان حالات کو اس پہلو سے زیر غور لیا جائے کہ یہ اتلاف مال و جان اس قادر مطلق کے ہاتھ سے ہوا۔ جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بڑھ کر محبت و پیار کرنے والا ہے تو لازماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے رحیم و کریم خدا کی قدرت سے یہ تباہی منصۂ شہود میں آئی۔ مگر جب ہم اپنے ہی گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں تو اس سوال کا جواب چنداں مشکل نہیں۔ حقیقت یہ کہ اس وقت دنیا گناہ اور پاپ میں حد سے گذر گئی ہے۔ اور یہی گناہوں بد اعمالیوں کی کثرت ہے جو قہر الٰہی کو جوش میں لانے کا موجب بن رہی ہے۔

اگر ہم برصغیر ہند و پاکستان کی تاریخ کی ورق گردانی کریں تو ایک زمانہ دراز قبل تک ایسے سیلابوں کی مثال نہیں ملتی۔ اگر ملتی ہے تو طوفان نوح یا اس سے ملتی جلتی اُن روایات کی ہے جو اس طریق پر ایک خطہ زمین پر محیط ہو کر ایک قوم کی تباہی اور بربادی کا موجب بنا۔ اس کی ہولناکی کو دیکھ ہر شخص کی زبان پر "خدائی عذاب" "خدائی قہر" کے الفاظ تھے۔ چنانچہ معاصر دعوت دہلی نے طوفان نوح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بعض مشہور روایات کے تذکرے میں برملا طور پر لکھا ہے:۔

اس لئے ہو سکتا ہے کہ واقعہ تو حضرت نوح کا ہی ہو البتہ امتداد زمانہ کے سبب اس نے کہانیوں اور روایت کی شکل اختیار کر لی ہو اور اس کا اصل سبق (باقی صلہ پر)

اطلاع:۔ شدید بارشوں کے باعث رسالہ اصحاب احمد بابت ماہ ستمبر شائع نہیں ہو سکا ماہ نومبر کے شروع میں ارسال ہو گا احباب مطلع رہیں۔ (مینیجر)

ربوہ کی سرزمین میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود

اور

اہلِ ربوہ کی طرف سے اپنے محبوب امام کا شایانِ شان استقبال

ربوہ ۲۰ ر ستمبر الحمد للہ ثم الحمد للہ وہ ساعت سعد آپہونچی جس کا اہلِ وفائے ربوہ گذشتہ چھ ماہ کے طویل عرصہ سے نہایت بے تابی کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنا اور وہ بزرگ و برتر خدا اپنے خاص فضل کے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو پوری صحت و عافیت کے ساتھ اس مقدس سرزمین میں واپس لایا۔

دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ

جس طرح حضور یورپ کے سفرِ اول سے قادیان میں ۲۴ر نومبر ۱۹۲۴ء کو دوشنبہ کے روز واپس تشریف لائے تھے اسی طرح یورپ کے حالیہ سفر کے بعد بھی خاص الہٰی تصرف کے تحت ربوہ میں حضور کی تشریف آوری ۲۵ر ستمبر کا دن گذرنے کے بعد عین اس وقت ہوئی کہ جب مبارک دوشنبہ کی رات شروع ہو چکی تھی۔ اور ۲۴ر نومبر ۱۹۲۴ء کی طرح ۲۶ر ستمبر ۱۹۵۵ء کا دن بھی سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک مقدس یادگار کی صورت اختیار کر گیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آمد آمد کی خبر اور اس کا ردِ عمل

۲۵ر ستمبر کو سوا پانچ بجے سہ پہر کے قریب جب احباب عصر کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے کہ مسجد مبارک کے لاؤڈ سپیکر سے استقبالیہ کمیٹی کے سیکرٹری چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر نے یہ اعلان کیا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آج شام جناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لا رہے ہیں احباب استقبال کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مقررہ راستے پر اپنے اپنے حلقوں میں پہنچ جائیں۔

اس اعلان کا ہونا تھا کہ سارے ربوہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور لوگ اپنے اپنے گھروں سے نکل کر اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے اور دیکھتے دیکھتے اس راستہ پر آ جمع ہوئے جو استقبال کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور محلہ وار نظام کے تحت اپنے اپنے صدر صاحبان کی قیادت میں کھڑے ہو گئے۔

اسٹیشن پر استقبال کا روح پرور منظر

ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر جو بجلی کے قمقموں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ ربوہ میں مقیم صحابہ کرام ناظر اور وکلاء صاحبان اور استقبالیہ کمیٹی کے جملہ ارکان حضور کے خیر مقدم کی سعادت حاصل کرنے کے لئے پہلے ہی سے موجود زیرِ لب دعاؤں میں مصروف تھے۔ حتیٰ کہ گاڑی پلیٹ فارم پر آ گئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور استقبالیہ کمیٹی کے ارکان حضور کے استقبال کے لئے آگے بڑھے تمام فضاء اللہ اکبر اور امام ہمارا زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی اُدھر مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے ایک گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر ایک سماں باندھ دیا ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

چونکہ ابھی ربوہ کے اسٹیشن پر کرسی دار پختہ پلیٹ فارم نہیں بنا ہے اس لئے ڈبے کے ساتھ گاڑی کا ایک زینہ لگا دیا گیا تاکہ حضور بسہولت نیچے اتر سکیں حضور نے دروازہ کھولتے ہی اس زینے کو ہٹانے کا حکم دیا اور حضور گاڑی کے پائدانوں پر قدم رکھتے ہوئے نیچے اترے۔ جونہی حضور نے ربوہ کی زمین پر قدم رکھا مجلس استقبالیہ کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا اور غرباء میں نقدی تقسیم کی گئی۔

سب سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حضور کا خیر مقدم کرتے ہوئے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کیا۔ بعدہٗ استقبالیہ کمیٹی کے صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور کمیٹی کے دیگر ارکان مصافحہ سے شرفیاب ہوئے۔ پھر حضور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر احباب کے ہمراہ اس جگہ تشریف لائے جہاں صحابہ کرام اور ناظر و وکلاء صاحبان حضور کے استقبال کے لئے صف بستہ ایستادہ تھے۔ حضور نے صحابہ کو شرفِ دید اور شرفِ مصافحہ سے نوازتے ہوئے ان کا احوال پوچھا۔ بالخصوص حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے جو کافی کمزور ہو رہے ہیں۔ ان کی صحت کے متعلق تفصیلی ایڈریس دریافت فرمایا۔ بعد میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور تحریک جدید کے وکلاء صاحبان کا تعارف کرایا۔ اور حضور ان سب کو شرفِ مصافحہ سے نوازنے کے بعد قصرِ خلافت کی طرف روانہ ہونے کے لئے موٹر کار میں سوار ہوئے۔ حضور جونہی موٹر کار میں تشریف فرما ہوئے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں الفضل کا خیر مقدم نمبر پیش کیا۔ اس کے بعد حضور و دیگر اہلِ قافلہ کے ہمراہ موٹر کاروں میں قصرِ خلافت کی طرف روانہ ہوئے جو سات کی تعداد میں تھیں۔

راستے کی قابلِ دید سجاوٹ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کار دیگر کاروں کے ہمراہ خراماں خراماں قصرِ خلافت کی جانب روانہ ہوئی۔ سب سے پہلے کار اسٹیشن کے عقب میں استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے تعمیر کردہ گیٹ میں سے گذری جس پر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کا طغریٰ آویزاں تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات لکھے ہوئے تھے۔ یہاں بھی چند اطفال مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیرِ نگرانی حضرت مسیح موعود کے دعائیہ اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھ پڑھ کر حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔

اس گیٹ میں سے گذرنے کے بعد حضور کی کار محلہ دار الرحمت شرقی کی درمیانی سڑک پر پہنچی وہاں سے کار ریلوے جانب شرقی ریلوے کراسنگ پر آئی اور پھر گول بازار میں سے ہوتی ہوئی دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی درمیانی سڑک طے کرنے کے بعد دائیں جانب مڑتے ہوئے احاطہ مسجد مبارک کے صدر دروازے کے راستے قصرِ خلافت کے قریب آ رکی۔ یہ تمام راستہ خوش آمدید کی محرابوں، رنگدار جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سجا ہوا تھا۔ نیز مکانوں کی چھتوں پر منڈیروں کے ساتھ ساتھ دور دور تک مٹی کے ننھے ننھے چراغوں نے اپنی بے قرار روشنی کے ساتھ ایک عجیب پُر کیف سماں باندھ رکھا تھا۔ بالخصوص گول بازار کی سجاوٹ اور روشنی قابلِ دید تھی۔ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، لجنہ اماء اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفاتر بجلی کے رنگدار قمقموں اور خوش آمدید کے روشن حروف سے جگمگ جگمگ کر رہے تھے۔ راستے میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری و خلافت لائبریری اور شعبہ جات نے اپنی طرف سے علیحدہ علیحدہ خوش آمدید کی نہایت خوشنما محرابیں بنائی ہوئی تھیں۔ جن پر مسیح موعود کے متعلق الہامات درج ہو رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ ۲۶ر ستمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:

"طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے صرف سفر کی کچھ تکان ہے"۔

اسی روز بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ موصیوں کے قبرستان تشریف لے گئے۔ اور وہاں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا اور حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے مزاراتِ مبارک پر دعا فرمائی۔

۲۸ر ستمبر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھائی اور کچھ وقت خدام میں تشریف فرما رہ کر گفتگو فرماتے رہے نیز احباب کو شرفِ مصافحہ بھی بخشا۔

۲۹ر ستمبر۔ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔

ربوہ ۳۰ر اکتوبر۔ رات نیند اچھی آ گئی صبح قبض کی وجہ سے گھبراہٹ تھی اب طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

اس کے بعد پنجاب میں حالیہ شدید بارشوں اور سیلاب کے باعث ڈاک بند رہی البتہ مکرم خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر اخبار الفضل اچانک قادیان تشریف لے آئے ہوا اپنے ہمراہ ۱۸ر اکتوبر کا الفضل بھی لائے اس سے ذیل الطلاع کا علم ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴ر اکتوبر کو ربوہ میں جمعہ کی نماز پڑھائی اور خطبہ میں تحریک وقف زندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور جماعتی چندوں کو بڑھانے اور ربوہ کو مستقل طور پر آباد کرنے کی نصیحت فرمائی۔

ربوہ ۱۷ر اکتوبر کو حضور کی صحت دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا ـــــ رات نیند کم آئی ہے اور طبیعت ویسی ہی ہے۔

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ر اکتوبر۔ جناب ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ بکار سلسلہ بٹالہ گئے۔

۳ر اکتوبر صبح ۲ بجے سے ۵ر اکتوبر تین بجے بعد دوپہر تک مسلسل ساٹھ گھنٹہ بارش رہی ہے جس سے متعدد مکانات کو نقصان پہنچا (تفصیل الگ درج ہے)

۱۲ر اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ واپس تشریف لے آئے۔ آپ سلسلہ کے ضروری امور کی سر انجام دہی کے لئے ۱۵ر ستمبر کو مع محترم مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل ناظر اعلیٰ بنگال و بہار کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر غیر معمولی برسات اور سیلاب کے باعث کچھ عرصہ بریلی رکے رہے اور پھر آپ مالیر کوٹلہ سے ہوتے ہوئے بخیریت دار الامان وارد ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۷ر اکتوبر کو جناب ملک صلاح الدین صاحب سیلاب زدگان کے لئے منڈل کانگرس کے اجلاس میں شمولیت کے لئے بٹالہ تشریف لے گئے اور واپسی پر رات پونے نو بجے وہ ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل علیحدہ درج ہے۔

۲۰ر اکتوبر۔ محترم مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل ناظر اعلیٰ مع اہل و عیال بخیریت دار الامان پہنچ گئے۔

۲۰ر اکتوبر۔ مکرم شیخ محمد حسین صاحب سابق صدر محلہ دار الفضل عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ اسی طرح مولوی برکات احمد صاحب کی اہلیہ بھی تا حال بیمار ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

علیہ السلام کے الہامات اور اشعار کپڑوں پر نہایت دلکش انداز میں لکھے ہوئے تھے۔ کہیں

اے محرّسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہٗ ز راہ دور آمدہٗ

کا طغریٰ آویزاں تھا تو کہیں اھلاً وسھلاً ومرحبا کے الفاظ لکھ کر دلی جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہیں "اے آمدنت باعث آبادی ما" کا مصرعہ اپنی طرف متوجہ کرتا تھا۔ کہیں "نور آتا ہے نور" کا الہام اپنی روشنی سے نگاہوں کو خیرہ کر رہا تھا۔

راستے میں استقبال کی ولولہ انگیز کیفیت

ریلوے اسٹیشن سے لے کر احاطہ مسجد مبارک کے صدر دروازے تک مسلسل اہل ربوہ اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک دیکھنے اور دل کی گہرائیوں سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کہنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے سراپا انتظار بنے کھڑے تھے جب حضور ایدہ اللہ کی کار دوسری کاروں کے ہمراہ اسٹیشن سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عین اس راستے سے گذرنی شروع ہوئی۔ تو احباب پر خوشی ومسرت کا جو عالم طاری ہوا اور جس جوش وخروش کے ساتھ نعرے لگا لگا کر انہوں نے حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ قدم قدم پر فضا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا۔ اللہ اکبر اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ اور یہ نعرے لگانے کے ساتھ ہر شخص کی نگاہیں اس اشتیاق کے ساتھ استقبال کے لئے آگے بڑھتی تھیں۔ کہ سب سے پہلے وہ شرف زیارت سے مشرف ہوں اس وقت کی کیفیت نہایت ہی عجیب اور ولولہ انگیز تھی۔ جب حضور کی کار احاطہ مسجد مبارک کے صدر دروازے پر پہنچی تو احباب نے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے نعرے لگانے بند کر دیئے۔ اور ۳۰ اطفال کی ایک اور پارٹی نے جو محمد اسحاق صاحب خلیل ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ مغربی افریقہ کی زیر نگرانی وہاں متعین تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ آمین کے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس حال میں کہ وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے حضور ایدہ اللہ کی کار احاطہ میں داخل ہو کر مسجد مبارک کے عقب میں قصر خلافت کے مشرقی دروازے کے سامنے آ کر رک گئی۔

مسجد مبارک میں رقت انگیز دعا

موٹر کار سے اترنے کے بعد حضور ایدہ اللہ پہلے محراب کے دروازے میں سے مسجد مبارک میں جس کے در و دیوار بجلی کے قمقموں سے بقعۂ نور بنے ہوئے تھے تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس بھی حضور کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوئے باقی احباب باہر ہی کھڑے رہے۔ حضور نے اس حال میں کہ یہ چاروں اصحاب حضور کے پیچھے کھڑے تھے۔ محراب میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر نہایت رقت انگیز دعا کرائی۔ جس میں وہ سب احباب بھی جو باہر کھڑے ہوئے تھے شریک ہوئے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر ساڑھے سات بجے شب قصر خلافت میں تشریف لے گئے اور احباب اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور حضور کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے ہوئے گھروں کو واپس لوٹے۔

"نور آتا ہے نور" کی عملی تفسیر

دیر گئے رات تک ربوہ کے گلی کوچوں اور بازاروں میں رونق رہی۔ چراغاں کے باعث ربوہ کی وہ وادی جو آج سے چند سال قبل تک بالکل بے آب و گیاہ تھی۔ چراغاں کی وجہ سے جگمگ جگمگ کر رہی تھی چاند کی چھٹکی ہوئی روشنی میں چراغاں کے باعث یوں معلوم ہو رہا تھا کہ آسمان وزمین سے نور کی مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ اس میں بھی اہل ربوہ کے لئے ایک عظیم الشان نشان تھا اور وہ یہ کہ وہ مسیحی نفس جس کے دم سے مغرب میں اسلام کا سورج طلوع ہوا ہے۔ "نور آتا ہے نور" کے الہام کے بموجب مغربی لوگوں کو منور کرنے اور وہاں کے اسیروں کی رستگاری کا سامان مہیا کرنے کے بعد ان کے دلوں کو پھر جلا بخشنے کے لئے ان کے درمیان واپس آیا ہے۔ اس کے آنے پر چراغاں کے منظر میں وہ "نور آتا ہے نور" کی عملی تفسیر کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ اس جہت سے ان کے لئے یہ منظر نہایت پر کیف تھا۔

یوم تشکر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ربوہ میں تشریف آوری کے مبارک موقعہ پر اہل ربوہ نے ۲۶ ستمبر (دوشنبہ) کا دن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اظہار تشکر کے طور پر خوشی منانے میں بسر کیا۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ شام کو لوکل انجمن کی طرف سے ہاکی، فٹ بال، والی بال اور کبڈی کے میچوں کا اہتمام کرایا۔ جس میں ربوہ کے اطفال اور نوجوان کثرت سے شریک ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ کی بصحت وعافیت کامیاب مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لانے کی خوشی میں مجلس استقبالیہ نے اظہار تشکر کے طور پر سہ پہر کو پانچ صد سے زائد ضعفاء اور مستحقین کی پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا۔ نیز اہل ربوہ نے اس روز کثرت کے ساتھ مسجد مبارک ہی میں نمازیں ادا کیں۔ اور ۲۷ ستمبر کو غلہ منڈی کے تاجران اور دوکانداروں نے چاولوں کی دیگیں پکا کر مسافروں، راہ گیروں اور مستحقین میں تقسیم کیں۔

یوں تو تمام محلوں کی گلیوں اور سڑکوں پر بجلی کی روشنی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اور اہل ربوہ نے اپنے گھروں کی چھتوں پر بھی دیئے جلا کر چراغاں کی تھی۔ لیکن مسجد مبارک، ملحقہ عمارتوں، دفاتر صدر انجمن احمدیہ وتحریک جدید، دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، تعلیم الاسلام کالج، فضل عمر ہوسٹل، جامعہ نصرت، تعلیم الاسلام ہائی سکول، دار الضیافت اور دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی روشنی کی بات ہی اور تھی۔ رات گئے جب ہمارے رپورٹر نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی چھت پر چڑھ کر ربوہ کی تمام بستی کا نظارہ کیا تو اگرچہ دیئوں کی روشنی مدھم پڑ چکی تھی اور اہل ربوہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں اور مسجدوں میں نوافل پڑھنے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں مصروف ہو چکے تھے۔ پھر بھی گھروں کی بلندیوں پر لگے ہوئے بجلی کے بڑے بڑے بلب راستوں کی روشنی اور بعض بڑی بڑی عمارتوں پر بجلی کے قمقموں کی ضیاپاشی آنکھوں کے سامنے ایک بڑے اور ترقی یافتہ شہر کا منظر پیش کر رہی تھی۔ اور بالخصوص ربوہ کی جنوب مشرقی پہاڑی پر تیز روشنی کا جو اہتمام کیا گیا تھا۔ وہ ایک روشن قندیل کی مانند جھلملا رہی تھی۔ اور ایک ایسی کیفیت پیدا کر رہی تھی۔ کہ گویا آسمان کا کوئی روشن ستارہ نیچے ہو کر زمین کے قریب آ گیا ہے۔ اور اس پاک بستی میں رہنے والوں کو ایک نئی صبح صادق کا مژدہ سنا رہا ہے۔

ہمارے لئے حضور کی تشریف آوری کے بعد روحانی لحاظ سے جو نئی صبح صادق رونما ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے فیوض سے بہرہ یاب ہونے کا اہل بنائے اور ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں کہ جو نیند کے مزے لینے کی خاطر خواب غفلت میں پڑے سوئے رہتے ہیں۔ اور صبح صادق سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے۔

اے خدا تو ہی ہمارا حامی وناصر ہو اور تو ہی ہمیں صبح صادق سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق بخش۔ آمین ثم آمین

(بشکریہ الفضل)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاک کرتی ہے

[illegible]

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دائمی مرکز

[illegible]

— قادیان —

میں جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں (۶۴واں)

جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر متلاشیانِ حق کی خدمت میں بالعموم یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان (مشرقی پنجاب) کا چونسٹھواں سالانہ اجتماع جس کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں مجدد دوران، مصلح زمان، مسیح موعود ومہدی معہود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے رکھی تھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام قادیان منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مذہبی، علمی اور روحانی مضامین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ہندوستان و پاکستان کے مشہور علماء تقاریر فرمائیں گے۔

تمام احباب جماعتہائے ہندوستان سے خاص طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسہ میں خود بھی شمولیت اختیار فرمادیں اور دوسرے دوستوں کو اس میں شریک ہونے کی تحریک کر کے ساتھ لائیں۔ اور مقامات مقدسہ کی زیارت روح پرور تقاریر اور اجتماعی دعاؤں سے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور روحانی پیاس کو بجھائیں۔ موجودہ گمراہ کن حالات اور مادیت کے زمانہ میں زندہ خدا کے زندہ نشانات کو مشاہدہ کرنے اور ان کا تذکرہ سننے کا یہ زریں موقعہ ہے۔

جملہ مذاہب کے امن پسند متلاشیانِ حق کو بھی اس موقعہ پر قادیان آنے اور جلسہ میں شریک ہونے کی باادب دعوت دی جاتی ہے۔

نوٹ نمبر ۱: قیام وطعام کا انتظام بذمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگا۔ موسم کے لحاظ سے بستر اور لباس کا انتظام احباب خود کر کے آئیں۔

نوٹ نمبر ۲: جلسہ کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کیا جائے گا۔

نوٹ نمبر ۳: اس موقعہ پر مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا اور ان کا علیحدہ جلسہ بھی ہوگا۔ اس کا پروگرام بھی مذکورہ پروگرام کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

طوفانِ نوح

ایک اور ہولناک تازہ نشان

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

تاریخ کا ایک ورق | وہ اقوام جو خدا تعالےٰ کے کسی نہ کسی برگزیدہ نبی و رسول اوتار اور گورو کو مانتی ہیں اس بات سے بے خبر نہیں کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے فرستادوں کے مقابلہ پر کھڑے ہوتے رہے ان کا انجام کیا ہوتا رہا ہے۔ قرآن کریم نے تو اس امر کو نہایت ہی وضاحت اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس نے بار بار بتایا ہے کہ خدا تعالےٰ کے اوتاروں اور اسکی طرف سے بھیجے ہوؤں کے مقابلہ پر کھڑے ہونے والوں کا انجام ہمیشہ ذلت نکبت، رسوائی، تباہی اور برباد ہوتا رہا ہے اور اور کسی ایک موقعہ پر بھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ اپنے حسرتناک انجام کو دوسروں کے لئے عبرت کا سامان بنا گئے۔ قوم عاد۔ ثمود اور لوط کی بستیوں کے واقعات اور کھنڈرات آج بھی داستان عبرت پیش کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آخر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہمیں تاریخ اسی بات کو دہراتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کے زمانہ کی داستان بھی عبرت کی کھلی ہوئی کتاب ہے۔

زندہ مذہب کی خصوصیت | اسلام کو یہ خصوصیت اور فوقیت حاصل ہے کہ وہ ایک کامل اور مستقل مذہب ہے۔ ایک عالمگیر زندہ اور نہ بدلنے والا دستور العمل ہے۔ پہلے مذاہب وقتی اور مختص القوم تھے۔ جو ایک عرصہ کے بعد مردہ ہو گئے۔ مگر اسلام کو خدا تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے زندہ رکھا اور اس کی زندگی کا ثبوت دینے کے لئے ہمیں نشانات کا ایک سلسلہ جاری کر دیا۔ اور ہر زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مصلحین کا وعدہ دیا۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ دیگر مذاہب کی طرح مسلمانوں میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ لیکن اس نے اپنے اس وعدہ کے مطابق کسی نہ کسی مصلح کے ذریعہ سے ان کمزوریوں، خرابیوں کو دور کرنے کا سامان پیدا کر کے اسلام کو زندہ ثابت کر دیا۔

ضرورت زمانہ | ہمارے اس زمانہ میں لوگ خدا سے دور جا پڑے تھے۔ اپنے ہوا و ہوس اور نفسانیات کے پیچھے پڑ گئے تھے۔ اور تمام دل اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے تھے اور ان میں اختلاف اور افتراق انتہا کو پہنچ گیا تھا۔ دنیا سے حقیقی امن اور اتحاد اور اخلاق فاضلہ مفقود ہو چکے تھے حتیٰ کہ مسلمان بھی اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کی اصلاح کے لئے اور اسلام کو پھر زندہ مذہب ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے کرشن قادیانی کرشن ثانی کو مبعوث فرمایا۔

خدا تعالےٰ کا رحم و غضب | بیشک خدا تعالےٰ رحمٰن و رحیم ہے وہ ماں باپ سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے اس کے رحم کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے اور غضب میں دھیما ہے۔ مگر اس کا غضب خطرناک بھی ہے۔ وہ اپنے اوتاروں کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجتا ہے وہ ان کے لئے جہاں بشارتیں نازل کرتا ہے وہاں انذار سے بھی کام لیتا ہے وہ اس ماں کی طرح ہے کہ جب بچہ ناراض ہو جاتا ہے اور کھانا کھانا چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ اس کے آگے کھانا رکھتی ہے اور بار بار سمجھاتی ہے پیار کرتی ہے۔ لیکن جب وہ بچہ پھر بھی نہیں مانتا تو اسے ایک دو چپت رسید کر دیتی ہے اور اگر پھر بھی ضد کرتا ہے تو وہ ڈنڈے سے اسے سیدھا کرتی ہے۔ بعینہٖ خدا تعالےٰ بھی دنیا کے برگشتہ لوگوں کو اپنے اوتاروں کے ذریعہ سے اپنی طرف بلاتا ہے ان سے پیار کرتا ہے وہ بشارتیں بھی بھیجتا ہے اور انذار سے بھی کام لیتا ہے۔ لیکن جب وہ کسی طرح بھی اپنی ہٹ سے باز نہیں آتے اور خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ اس کے اوتاروں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو عملی رنگ میں انذار سے کام لیکر ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

اہل دنیا کا رویہ | ہمارے اس زمانہ میں اس نے حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی کرشن ثانی کو ارسال فرمایا اور اپنی ہستی اور اپنی زندگی اور اسلام کے زندہ ہونے کا متواتر نشانات کے ذریعہ سے ثبوت دیا لیکن اہل دنیا نے اس کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ اس نے اپنے اس اوتار کو غیب کی خبریں بتلائیں۔ جن میں ان کے ساتھ ہونے والے واقعات کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا۔ مگر دنیا نے اُن سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے ان کا مقابلہ کیا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہمارے زمانہ میں تاریخ کے پرانے اوراق کو دنیا کے سامنے دہرایا ہے مگر وہ اپنے بھائیوں ہی کے نقشِ قدم پر چلے اور اپنے خدا کی غیرت کو بھڑکایا اور اپنی تباہی کے لئے وہی سامان پیدا کر لئے جن کا ذکر وہ تاریخ میں پڑھا کرتے تھے

بارش کی طرح نشانات | یہ کس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کسی نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمائے اور پھر اس کے ساتھ غیر معمولی نشانات اور معجزات کا ایک سلسلہ شروع نہ کرے۔ یقیناً اس کے ساتھ بے نظیر نشانات آتے ہیں۔ وہ نشانات مختلف انواع و اقسام کے ہوتے ہیں۔ ان نشانات میں سے بعض کا تعلق ماننے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور بعض کا نہ ماننے والوں کے ساتھ۔ اس میں سے کچھ نشانات تو اسکی زندگی میں اور کچھ اس کی زندگی کے بعد اس وقت پورے ہوتے ہیں جبکہ اس کے وجود کا ان میں کوئی بھی دخل نہیں ہوتا اور ان کے متعلق اتنا عرصہ قبل خبر دی گئی ہوتی ہے کہ کسی انسان کا واہمہ بھی اس طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ نہ اس وقت حالات کا جائزہ لیکر کوئی انسان ان کے متعلق قبل از وقت اطلاع دے سکتا ہے۔ ایسی خبریں دینا صرف خدا تعالےٰ کے علم ہی پر منحصر ہوتا ہے بندہ کا ان میں کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔

ایسی ہی عظیم الشان خبریں اس نے اپنے مسیح ثانی کو بھی دیں۔ جس میں سے بعض کا تعلق صرف ماننے والوں سے ہے اور بعض کا نہ ماننے والوں سے اور بعض کا دونوں سے ہے۔ یہ نشانات جہاں اس امر کا ثبوت ہیں کہ ایک زندہ خدا موجود ہے۔ اور وہ زبردست صفات و طاقتوں کا مالک ہے وہاں اس بات کا بھی ثبوت ہیں۔ کہ خدا بولتا ہے۔ اور وہ اپنے اس بندہ سے ہمکلام ہوتا رہا ہے۔ اسے غیب کی خبریں قبل از وقت دیتا ہے۔ وہ اس کی دعاؤں کو سنتا رہا اور اسے ان کے متعلق تسلی بخش جواب دیتا رہا ہے۔ اس کی تائید کرتا رہا ہے۔ اور اس کے منکروں و مخالفوں کے ساتھ غیر معمولی سلوک کرتا رہا ہے۔ وہ ان نشانات کے ذریعہ سے اس کی جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمانا چاہتا ہے

اپنے مامور کے ساتھ خدا کا سلوک | بہت سے واقعات قرآن کریم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل بیان کر کے آئندہ کے لئے پیشگوئی کر دی تھی اور بتایا تھا کہ آئندہ بھی تاریخ ان واقعات کو دہراتی رہیگی اور پھر اس زمانہ میں حضرت کرشن ثانی کے ذریعہ سے دوبارہ ان امور کو پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کر کے دہرا دیا اور بتا دیا کہ اب ان کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔ بہت سی باتیں پہلی کتب میں موجود ہیں۔ اور ان میں وہ زبردست پیشگوئیاں بھی ہیں جن کا تعلق آپکی ذات بابرکات کے ساتھ ہے اور جن سے آپکی سچائی روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے مگر خدا تعالےٰ نے اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ آپ کے ساتھ بارش کی طرح نشانات نازل فرمائے جو اپنے وقت پر پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

ان نشانوں میں سے وقت کی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ایک عظیم الشان اور زبردست نشان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حال ہی میں دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے ظہور میں آیا ہے۔ اور جسے اہلِ ہند نے ہولناک صورت میں دیکھا ہے۔ اور جس نے مشرقی اور مغربی پنجاب میں خوفناک تباہی مچائی ہے اور وہ ہے

"طوفانِ نوح"

غیر معمولی سیلاب کی خبر اور اس کا علاج | حضرت کرشن ثانی کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام اوتاروں اور نبیوں کے لباس میں دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ دنیا مختلف رنگوں کے نشانات دیکھے۔

آپ کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی تھی۔ اور اس سے قبل آپ نے آنے والے سیلابوں اور طوفانوں سے خبر دے کر دنیا کو ہوشیار کر دیا تھا۔ تاکہ وہ ان کی ہولناک تباہی سے بچ جاویں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ نوح کے زمانہ کی طرح طوفان اور سیلاب آئیں گے اور وہ غیر معمولی ہوں گے۔ آپ نے بعض اشعار میں ان کی ہیبت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے ؎

کوئی کشتی بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

اور فرمایا تھا

وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے کس قسم کے خطرناک سیلاب اور طوفان آنے کی خبر دی تھی۔ اس شعر سے آنے والے نشان کی ہیبتناک صورت کا نقشہ قبل از وقت ہی آنکھوں کے سامنے پھرتا نظر آتا تھا۔ اس وقت ہندوستان کے مختلف حصوں اور علاقوں اور پھر متحدہ پنجاب کے علاقوں میں سیلاب نے جو صورت حال پیدا کر دی ہے وہ آپ کی سچائی کو روزِ روشن کی طرح ثابت کر رہی ہے۔

صحن میں ندیاں چلنے کی خبر | آپ نے اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ آنے والے طوفان نوح کی خبر دے کر اپنا فرض ادا کر دیا تھا۔ اور فرمایا تھا

"صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئینگے"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۴۲ ۱۲؍اگست ۱۹۰۱ء)

گھروں میں ندیاں چلیں گی | پھر ۱۹۰۷ء میں آپ نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ

"میرے پر خدا تعالےٰ نے ظاہر کیا تھا کہ سخت بارشیں ہوں گی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے چنانچہ ..... وہ وحی الٰہی اخبار بدر اور الحکم میں شائع کر

دی گئی تھی۔"
(حقیقۃ الوحی نشان ۱۶۹ صفحہ ۳۶۴)

عمارتوں پر تباہی کی خبر اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خطرناک تباہی کی خبر دیتے ہوئے الہام سے آپ کو بتایا تھا۔ کہ
تلک ذکری اٰیاتٍ و نھدم ما یعمرون
(دسمبر ۱۹۰۵ء الوصیت)
یعنی ہم تیرے لئے بڑے بڑے زبردست نشانات ظاہر کریں گے اور جو عمارتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں اور آئیندہ بنائیں گے ہم ان کو گرا دیں گے

شہروں کی تباہی کا نظارہ پھر اللہ تعالیٰ نے تباہیوں کے وہ نقشے آپکو دکھائے جو آئیندہ ہونے والی تھیں چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:-

" میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ خدا کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک (ہند) کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ "
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۵ ۱۹۰۷ء)

طوفان نوح کی پیشگوئی مذکورہ بالا عبارتوں میں آپ نے قریباً اٹھائیس سال قبل جبکہ ان باتوں کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا طوفان نوح کے آنے اور شہروں اور آبادیوں کی تباہی کی غیر معمولی خبر دی تھی اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہوشیار کر دیا تھا کہ وہ توبہ کے ذریعے اس آنے والی تباہی سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ کوتہ اندیش اہلِ دنیا نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اور اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا جس کے نتیجہ میں خدا کا غضب اس طرح بھڑکا جس طرح نوح اور لوط کے زمانہ میں بھڑکا تھا اور آج ہر شخص کی زبان پر اس طوفانِ نوح کا ذکر ہے لیکن اگر لوگ اب بھی توجہ کریں اور اس تباہی سے عبرت پکڑیں تو وہ آئندہ آنے والی تباہیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے مامور نے اس سے بھی زیادہ تباہیوں کی خبر دے رکھی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہندوستان کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ آپس میں صلح کر لیں اور خدا کے انبیاء کے ساتھ عداوت ترک کر دیں ورنہ یاد رکھیں کہ ہولناک تباہیاں ان کے سروں پر منڈلا رہی ہیں

بلا پر بلا آنے کی پیشگوئی چنانچہ آپ نے ۱۹۰۸ء میں پیغام صلح کے نام سے ایک پیغام میں ہندوستان کی دو بڑی اقوام کو مخاطب کر کے تحریر فرمایا تھا کہ

" دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور بُرے کاموں سے توبہ نہیں کریگی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیری مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائینگے سو اے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ "
(پیغام صلح صفحہ ۹ ۱۹۰۸ء)

اس تحریر میں آپ نے بتایا کہ مصائب کا یہ سلسلہ متواتر اور لگاتار چلتا چلا جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ابھی ۱۹۴۷ء والی تباہی پر کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا اور ابھی اس کے کھنڈرات ابھی آنکھوں کے سامنے ہی تھے۔ تباہ حال اُجڑے ہوئے لوگ ابھی پورے طور پر بسنے بھی نہ پائے تھے کہ خدا کی وہ بات جو اس نے اپنے مسیح تانی کو ۱۹۰۱ء میں بتائی تھی ۱۹۰۵ء اور اب ۱۹۵۵ء میں پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوئی اور سیلاب کے طوفان نے چاروں طرف سے بانوں اور مکانوں کو گھیر کر تباہ کرنا شروع کر دیا۔ اور وہ تباہی اس رنگ میں ظاہر ہوئی کہ اس کا اندازہ لگانا انسانی دماغ کے لئے نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے چاروں طرف مکانات ملبہ کا ڈھیر نظر آتے ہیں اور ہزارہا لوگ بے خانماں ہیں ایسا سیلاب آیا ہے کہ اس کی نظیر گزشتہ سیلابوں میں ملنا محال ہے۔

ایک قیامت کی خبر آپ نے نہ صرف ایک قیامت کی خبر دی بلکہ اس سے بچنے کا ذریعہ بتاتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائیگی جس سے قیامت

اسی طرح اپنے مخالفوں کو وارننگ دیتے ہوئے فرمایا:-

" ویلٌ یومئذٍ للمکذبین یعنی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہو گی کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائینگے وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھکر رونا آئے گا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہو گی "
(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ صفحہ ۱۵ ۱۹۰۷ء۔ تذکرہ صفحہ ۶۶۵)

یہ باتیں کسی تشریح کی محتاج نہیں ہر ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ غیر معمولی خبریں انسان کی طاقت سے باہر ہیں۔ جن سے آپ نے کئی سال قبل اطلاع دی تھی۔ اور جو آپ کی وفات کے کئی سال بعد بعینہٖ وقوع میں آرہی ہیں۔ اور بالکل ممکن ہے کہ آئیندہ اس سے بھی زیادہ ہولناک صورت میں ظاہر ہوں

عالمگیر تباہی کی خبر ایسا ہی آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

" دنیا میں بہت مری پڑے گی اور دنیا ویران ہو جائیگی بعض بستیاں تو بالکل تباہ ہو جائینگی اور ان کا نام و نشان نہ رہیگا۔ اور بعض بستیاں ایک حد تک عذاب میں گرفتار ہو کر پھر ان کو بچایا جائے گا یہ دن خدا کے سخت غضب کے دن ہوں گے اس لئے کہ لوگوں نے خدا کے نشانوں کو جو اس کے فرستادہ کے لئے اس زمانہ میں ظاہر ہوئے قبول نہ کیا اور خدا کے نبی کو جو اصلاح خلق کے لئے آیا ہے رد کر دیا۔ اور اس کو جھوٹا قرار دیا "
(لیکچر لاہور صفحہ ۳۶)

بڑے زور آور حملوں کی اطلاع ایسا ہی خدا تعالیٰ نے آپ کو ابتداء ہی میں اپنے خاص الہام کے ذریعہ سے مخاطب کر کے فرمایا تھا:-

" دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا "
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵)

نشانات کی غرض آپ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ:-

" یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کریں "
(بدر و الحکم ۱۹۰۶ء۔ تذکرہ صفحہ ۵۵۶)

دلوں کی اصلاح کے بغیر تباہی کا ٹلنا ناممکن ہے آپ نے حقیقۃ الوحی میں خدا تعالیٰ کا یہ الہام بھی درج فرمایا ہے جس کا ترجمہ آپ نے ساتھ ساتھ لکھ دیا ہے۔

الامراض تُشاع والنفوس تُضاع وما کان اللہ لیغیّر ما بقومٍ حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم

ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہونگی اور خدا ایسا نہیں ہے جو اپنی تقدیر کو بدل دے جو ایک قوم پر نازل کی جبتک وہ قوم اپنے دلوں کے خیالات کو نہ بدل ڈالیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲ ۱۹۰۷ء)

گویا خدا تعالیٰ نے آپکو بتا دیا کہ مصائب کا یہ سلسلہ اس وقت تک ہرگز ختم نہ ہو گا جبتک لوگ اپنی حالت کو تبدیل کر کے خدا کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔

جبکہ آپ کی بتائی ہوئی خبریں روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں تو اس سے انسان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ ان مصائب کا یہ سلسلہ تبھی ختم ہو سکتا ہے جبکہ لوگ اپنی اصلاح کریں ورنہ یہ سلسلہ چلتا چلا جائیگا اور مصائب اور تباہیاں یکے بعد دیگرے ظاہر ہو کر دنیا کی ہلاکت کا موجب ہوتی رہینگی ایسے حالات میں ان کا علاج صرف اور صرف وہی ہو سکتا ہے جو آپ نے بتا دیا ہے نہ کہ کچھ اور۔

بھارت واسیوں سے گذارش

اس لئے آخر میں برادرانِ وطن سے یہ گذارش ہے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان تباہ کن مصائب سے نجات پائیں اور یہ اُنکا پیچھا چھوڑ دیں اور وہ امن اور اطمینان کی زندگی بسر کریں تو اس طریق کو اختیار کریں جو ان سے نجات پانے کے لئے خدا سے خبر پاکر آپ نے بیان فرمایا تھا۔ وہ دنیا کی محبت کو ترک کر دیں وہ اپنے نفسانی خیالات سے الگ ہو جاویں وہ خدا کے بھیجے ہوئے اوتار کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُسکی باتوں پر عمل کرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوں وہ ارحم الراحمین ہے وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ وہ ——

یقیناً انکی طرف متوجہ ہوگا اور انکو ان مصائب سے نجات بخشے گا۔ انکو اپنی گود میں لے لیگا اور وہ ان سے راضی ہو جائیگا اور ان سے پیار کرے گا جیسا کہ اس نے اپنے پیاروں سے پہلے سلوک کیا تھا وہ اب بھی کرے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ لوگ اسکی طرف جھکیں اور وہ ان کو چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ کے عذاب خدا کے ماموروں کی تکذیب کے نتیجہ میں ہی آیا کرتے ہیں۔ پس جب وہ اپنی اصلاح کریں گے اور اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کریں گے تو خدا تعالیٰ بھی اپنے معاملہ و سلوک میں غیر معمولی تبدیلی پیدا کرے گا یہی اس کی سنت ہے۔ پس اگر امن و سلامتی کی ضرورت ہے تو پہلے کی طرح اسکی (باقی دیکھو صفحہ ۸)

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

ذکر و فکر

ختم نبوت کی حقیقت

(۱)

اخبار دعوت دہلی میں "ختم نبوت کا ثبوت قرآن کریم میں" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہیں دلائل کا اعادہ کیا گیا ہے جو عام طور پر غیر احمدی علماء کی طرف سے بیان کئے جاتے ہیں جن کا ابطال متعدد بار ہماری طرف سے کیا جا چکا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ مضمون نگار نے اسلام کے تابناک چہرے پر پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کی ہے اسے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم مضمون کے اس اہم حصہ کو نظر انداز کرتے ہوئے بقیہ مضمون کا جائزہ لیں اور مسئلہ کی حقیقت کو واضح کریں

قبل اس کے کہ بیان کردہ ختم نبوت کا ثبوت زیر بحث لایا جائے مسئلہ ختم نبوت کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا موقف حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی کے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے:-

"ہمارا ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں میں کوئی نبی نہیں جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو"

(ریویو مباحثہ چکڑالوی و الحدیث ص۷)

پھر خصوصی طور پر اپنی نسبت فرمایا:-

"یہ شرف (یعنی شرف نبوت رناقل) مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو پس اس بنا پر میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی" (تجلیات الٰہیہ ص۲۴ و ۲۵)

کس قدر سیدھی سی بات ہے۔ مگر نہ معلوم اسلام اور بانیٔ اسلام کی اس امتیازی شان کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کیوں کوشش نہیں کی جاتی۔ اور نادان دوست کی طرح محض تلبیس کے رنگ میں اس خوبی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بھلا یہ کوئی خوبی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ پھر ہندوؤں، یہودیوں، عیسائیوں کے مقابل پر مسلمانوں کے پاس کونسی امتیازی بات رہ گئی۔ کیونکہ ان سب کا یہی دعویٰ ہے کہ ان کے رشیوں اور منیوں کے بعد یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ اگر نبوت خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے جو پہلے دوں اور ہزاروں سال جاری رہا

تو کیوں امت محمدیہ باوجود حد درجہ بگڑ جانے کے اس نعمت سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دی گئی؟

زیر نظر مضمون میں ختم نبوت کے حق میں جو قرآنی ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ وہ سورت مائدہ کی آیت "الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" کو نقل کرکے بتایا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی سورتوں کے تاریخی نزول کے لحاظ سے یہ سورت چونکہ آخری ہے اسلئے:-

"جس طرح کسی کتاب کے آخری صفحہ پر لفظ تمت یا "ختم شد" یا "الخاتمہ" لکھ دیا جاتا ہے کہ بس اب یہ کتاب کا آخری ہے۔ اور کوئی جزو آگے نہ آئے گا۔ اسی طرح یہ نعمت نبوت بھی "الذین آمنوا" پر آج تمام اور آخری کر دی گئی۔ اور چونکہ وہ دین جس پر اللہ اپنے بندوں کو چلانا چاہتا ہے مکمل ہو چکا اور قرآن کریم میں محفوظ ہے (جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے انا لہ لحٰفظون کہہ کر لیا ہے) اب رسول اللہ کے بعد آئندہ کسی اور نبی کی ضرورت بھی ہدایت کے لئے نہیں رہ جاتی۔ کیونکہ تمام انبیاء سابقین کے اخلاق فاضلہ اور صفات حمیدہ کے جامع یہ آخری رسول اور یہ آخری کتاب خود ہی "رحمۃ للعٰلمین اور ھدی للناس" ہیں"

(دعوت دہلی ماہانہ ایڈیشن بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۵ء ص۱)

جہاں تک دینِ اسلام کا قرآن کریم میں محفوظ ہو کر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کا تعلق ہے یہ چیز ہمارے عقائد کا حصہ ہے جیسا کہ ہم ابتداً میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے اقتباسات نقل کر چکے ہیں۔ مگر اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکلتا کہ

"اب رسول اللہ کے بعد آئندہ کسی اور نبی کی ضرورت بھی ہدایت کے لئے نہیں"

کیونکہ خود وعدہ حفاظت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون ہی اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ اس کی صوری اور معنوی حفاظت کے سامان کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس صادق الوعد خدا نے جہاں ہزاروں لاکھوں حفاظ کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا کر دیا کہ وہ اس کے الفاظ کو پوری صحت کے ساتھ اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں وہاں اس نے اس کی معنوی حفاظت کے لئے اپنے حبیب کی زبان سے یہ خوشخبری بھی سنا دی کہ "ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا

دینھا (ابو داؤد جلد ۲ باب الملاحم)

یعنی خدا تعالیٰ اپنی امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص مبعوث کرتا رہے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کرکے مسلمانوں کے اُن عقائد اور اعمال کی اصلاح کیا کرے گا جو اس درمیانی عرصہ میں بگڑ چکے ہوں گے"

لیکن عام مجددین کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک خاص تاریکی کے زمانہ کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ جس میں غیر معمولی دجالی فتنوں کا ظہور مقدر تھا۔ اور چونکہ بڑے فتنہ کو دور کرنے کے لئے بڑے مصلح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے آپ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ اس زمانہ میں ایک عالی شان مجدد یعنی مثیل مسیح کا نزول ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ"

"کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم"

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ بن مریم)

پھر آنے والے مسیح کو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے نبی کے نام سے پکارا ہے:-

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بینی وبینہ نبی یعنی عیسیٰ وانہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض......

(ابو داؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال)

یعنی آپ فرماتے تھے کہ آنے والے مسیح اور میرے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔ اور مسیح ضرور تم میں نازل ہوگا۔ پس جب وہ آئے تو تم اسے دیکھتے ہی پہچان لینا۔ اس آنے والے مسیح کا قد درمیانہ ہوگا۔ اور رنگ سرخی کی جھلک لئے ہوئے سفید ہوگا۔

اس حدیث کی تائید صحیح مسلم کی ایک حدیث کے ذریعہ بھی ہوتی ہے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے مسیح کو ایک ہی فقرہ میں بار بار نبی کے نام سے یاد فرماتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

ویحصر نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ .... فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ .... ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ .... فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی اللہ

(مسلم باب ذکر الدجال)

یعنی جب یاجوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئے گا۔ تو مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دشمنی کے نرغے میں محصور ہو جائیں گے..... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی مشکلات کے بھنور سے نجات پاکر دشمن کے کیمپ میں گھس جائیں گے لیکن وہاں نئی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی۔ اور پھر مسیح نبی اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دعا کے لئے جھکیں گے اور خدا ان کی مشکلات کو دور فرما دے گا"

اب ایک طرف قرآن کریم کا بیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات اور دوسری طرف موجودہ زمانہ کے علماء کے نظریات ہیں۔ ماسوا اس کے موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی خطرناک طور پر بگڑی ہوئی حالت بجائے خود کسی ایسے ہی مصلح کو بلا رہی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال نے مسلمانوں کے اس انحطاط کو دیکھ کر کہا۔

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اسی طرح موجودہ ظلماتی زمانہ میں جس کا اثر نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ ہر مذہب ومت پر پڑ رہا ہے لوگ زبان حال سے پکار رہے ہیں کہ اس وقت خدا کی طرف سے عام مصلح نہیں بلکہ نبوت کی طاقتوں والا مسیح درکار ہے۔ چنانچہ آج سے ۱۳ سال پہلے خود مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اس کا اعتراف کیا فرماتے ہیں:-

"اکثر لوگ اقامت دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک شخص کے کمال کا مجسمہ ہو اور جس کے سارے پہلو قوی ہی قوی ہوں دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں اگرچہ بزبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں مگر اندر سے انکے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم کسی پر راضی نہیں"

(ترجمان القرآن بابت دسمبر و جنوری ۱۹۴۲ء و ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۰۶)

پس ثابت ہوا کہ غیر احمدی علماء کو غلطی ہوئی جو انہوں نے سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہو گئی۔ اور کسی کا سورۃ مائدہ کی مذکورۃ الصدر آیت سے اس طور پر استدلال کرنا کہ تکمیل دین ہو جانے کے بعد اب کسی قسم کے نبی کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات کے مخالف ہے۔

زیر نظر مضمون میں سورۃ مائدہ کی اس آیت کے "تممت علیکم نعمتی" سے مضمون نگار نے جو یہ بیان کیا ہے کہ جس طرح کسی کتاب کے آخری صفحہ پر لفظ تمت یا ختم شد یا الخاتمہ لکھ دیا جاتا ہے کہ بس اب یہ کتاب کا آخری ہے اور کوئی جزو آگے نہ آئے گا اسی طرح یہ نعمت نبوت بھی "الذین آمنوا" پر آج تمام اور آخری کر دی گئی"

ایسا استدلال مضمون نگار کی عربی زبان اور قرآنی محاورہ سے ناواقفیت ظاہر کرتا ہے کیونکہ اگر اس کا وہی مطلب لے لیا جائے جو بیان کیا گیا ہے تو سورت یوسف کی اس آیت کا کیا مطلب ہوگا ویتم نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب کما اتمھا علیٰ ابویک من قبل ابراھیم واسحٰق (یوسف ع ۱) (باقی)

محمد حفیظ بقاپوری

مغربی اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا بہترین وقت یہی ہے

جامعۃ المبشرین کے طلباء سے مبلغ امریکہ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر اور دیگر مبلغین کرام کا خطاب

ربوہ ۲ر اکتوبر۔ کل صبح جامعۃ المبشرین میں مبلغ امریکہ مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے موجودہ عالمی صورتِ حال پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ آج ذہنی اعتبار سے دنیا اسلام کے اس قدر قریب آچکی ہے کہ اگر ہم ہمت سے کام لیں تو مغربی اقوام آسانی سے اسلام کی آغوش میں آسکتی ہیں۔ آپ نے کہا ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا بہترین وقت یہی ہے۔ کیونکہ بعض قدرتی وجوہات کی بناء پر ان کی اسلام میں دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ ان دنوں حالات ہم میں سے ہر شخص کو اپنے دل میں فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ اس انتہائی اہم موقعہ پر کہ جب دنیا کفر اور اسلام کے دوراہے پر کھڑی ہے۔ تبلیغ کا فریضہ کما حقہٗ ادا کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

استقبالیہ تقریب

آپ ایک استقبالیہ تقریب میں جامعۃ المبشرین کے طلباء سے انگریزی زبان میں خطاب کر رہے تھے۔ آپ کے علاوہ جامعہ کے پرنسپل مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی درخواست پر مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب اور سابق مبلغ فرانس مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے بھی طلباء سے خطاب کیا۔ اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے متعلق اپنے تجارب بیان کئے۔

دنیا کے حالات میں ایک واضح تبدیلی

مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ آج سے پچاس سال قبل اسلامی دنیا کی حالت بہت خستہ تھی۔ اور مغربی اقوام اسلام کے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتی تھیں۔ اہلِ مغرب اسلام کو وحشت اور بربریت کا مذہب تصور کرتے تھے اور خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر پر حملے کرنے میں انہیں کوئی باک نہ تھی۔ آپ نے کہا یہ حالت کم و بیش پہلی جنگ کے بعد تک اسی طرح جاری رہی۔ لیکن اب دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے دنیا کے حالات میں ایک واضح تبدیلی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دنیا واضح طور پر دو مختلف مادی نظریوں کی بدولت دو علیحدہ علیحدہ بلاکوں میں اس طرح بٹ گئی ہے کہ ان دونوں کے باہم متحد ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بلکہ دونوں طرف ایک ہولناک تصادم کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس نظریاتی جنگ میں جس نے دنیا کو کمیونزم اور مغربی جمہوریت کے دو علیحدہ علیحدہ بلاکوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اسلامی ممالک کو ایک خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ دونوں بلاک اسلامی ملکوں کو اپنے ساتھ ملانے اور ان کے قلوب پر فتح پانے کی کوشش کر رہے ہیں اس کوشش میں ان کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اسلام کو سمجھیں اور اس سے زیادہ مسلم اقوام کی ذہنی ساخت اور فکری نہج کا جائزہ لیں۔ چنانچہ قدرت نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ مغربی مفکرین اور مستشرقین کی ایک بڑی تعداد قرآن مجید کی اصل تعلیمات اور تاریخ کے صحیح واقعات کی روشنی میں اسلام کا مطالعہ کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں وہاں کے محققین پر اسلامی صداقتیں کھلتی جا رہی ہیں۔ اور از منہ وسطیٰ کے وقت سے اسلام کے متعلق انہوں نے جو گھناؤنے نظریات قائم رکھے تھے وہ سب زائل ہوتے جا رہے ہیں اور بہت حد تک صحیح اور متوازن نظریئے ان کی جگہ لے رہے ہیں۔

مغربی رسائل کی روش

مغربی اذہان میں اس خوشکن تبدیلی کی نشان دہی کرتے ہوئے آپ نے مغربی دنیا کے مشہور رسائل "ٹائم"، "ریڈرز ڈائجسٹ" اور "مسلم ورلڈ" کے بعض مضامین کا حوالہ دیا۔ اور بتایا کہ ان میں اسلام کے متعلق جن نظریات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ از منہ وسطیٰ کے نظریات سے یکسر مختلف ہیں۔ اور بہت حد تک حقیقت پسندانہ ہیں۔ آپ نے بتایا کہ عیسائیوں کے ایک مشہور رسالہ نے جو اسلام پر اعتراض کرنے میں ہمیشہ ہی پیش پیش رہا ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ صلیبی جنگوں کے زمانہ سے ہمارے ذہنوں میں اسلام کا جو تصور چلا آرہا ہے وہ جدید تحقیقات اور مطالعہ کے نتیجہ میں غلط ثابت ہو چکا ہے اس بارے میں اسلام کے ساتھ جو زیادتی آج تک روا رکھی جاتی رہی ہے اس کے تصور پر آج ہماری گردنیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔

ہمارا فرض

عالمی حالات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اس صورت حال پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا اس وقت دنیا اسلام کے اس قدر قریب آچکی ہے کہ اگر ہم ہمت سے کام لیں اور اپنے فرائض کما حقہٗ بجا لائیں تو وہ مغربی اقوام جن کی بعض قدرتی وجوہات کی بناء پر اسلام میں دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے آسانی سے اسلام کی آغوش میں آسکتی ہیں۔ آپ نے کہا یقیناً یہی وہ وقت ہے کہ جب ہم میں سے ہر شخص کو حتمی طور پر یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ وہ اس انتہائی اہم موقعہ پر کہ جب مغربی اقوام کفر اور اسلام کے دوراہے پر کھڑی ہیں۔ اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ بے شک ایسے اہم فیصلوں کے لئے قربانی اور ایثار اور عزم و استقلال کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان قوموں اور جماعتوں کو جو دنیا میں ایک خاص مشن لے کر آتی ہیں ایسے فیصلے کرنے ہی پڑتے ہیں۔ چنانچہ دنیا کے موجودہ حالات میں ہم میں سے ہر شخص کو یہ فیصلہ کرنا ہی پڑے گا۔ اور اگر آج ہم نے یہ فیصلہ نہ کیا تو پھر اس بات کی کون ضمانت دے سکتا ہے کہ ہماری غفلت کے باوجود خدا تعالےٰ ہم کو محرومی سے بچانے کے لئے دوسروں کو اسلام کی خدمت کا موقع نہیں دے گا؟

میدانِ تبلیغ کے تجارب

آپ سے قبل مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب اور مبلغ فرانس مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے طلبہ سے خطاب کیا اور تبلیغی میدان میں اپنے بعض تجارب بیان کرنے کے بعد انہیں نہایت قیمتی نصائح کیں۔

مکرم ملک صاحب نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت، کام کی نوعیت اور اس کے تقاضوں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے زیر تعلیم مبلغین کو نصیحت کی کہ وہ اپنے عمل و کردار سے ایسا سرمایہ فراہم کریں کہ جو تبلیغ کے میدان میں اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہے۔ آپ نے دنیا میں مادی اصولوں کی کارفرمائی اور مادی آسائشوں میں اہل دنیا کے استغراق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام کا کوئی مبلغ اپنی ذات میں ذہنی جسمانی، روحانی اور اخلاقی استواری پیدا کئے بغیر حقیقی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا ایک مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر آن اپنے آپ کو مستعد رکھے اور اپنے آپ کو مشقتیں جھیلنے کا ایسا عادی بنائے کہ ہزار ہا مصیبتیں بھی اسے ہار نہ سکیں۔ اور اس کے عزائم کو ختم نہ کر سکیں۔

مکرم میاں عبدالحی صاحب نے روحانی ترقی اور بشاشتِ قلب کے ساتھ قربانی کرنے کی صفت پر زور دیا۔ نیز دوران تقریر میں اس امر کو واضح فرمایا کہ غیر اقوام میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے علمی ترقی کے پیش نظر ان اقوام کی فکری نہج اور ذہنی ساخت میں تبدیلی اور ان کے مخصوص خصائل کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

(بشکریہ الفضل)

۳۴

اور فارغ البالی کو حاصل کرنے والے ہوں جو خدا نے ان کے سامنے پیش کی ہے۔ آمین۔

حضرت کرشن ثانی نے بار بار اہلِ وطن کو ان امور کی طرف توجہ دلائی اور آپؑ کے بعد آپ کی جماعت نے بھی ان باتوں کی اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور اب بھی اپنے ہموطنوں کو ان امور سے آگاہ کرنا ضروری سمجھ کر ان کی اشاعت کر رہی ہے۔ فصل من مدّکر۔

بقیہ صفحہ ۶ "طوفانِ نوح"

طرف دوڑو کہ وہ آبِ حیات لیکر تمہارے استقبال کے لئے نکلے گا۔ اور ہمیشہ کے لئے ماں اور مہربان سے بڑھ کر تم پر مہربان ہوگا۔ اور اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں تم پر برسائے گا۔

بھارت کی ترقی کے منصوبوں میں کامیابی کا طریق!

اس وقت بھارت کو صدیوں کے بعد مکمل آزادی ملی ہے۔ اور ملک بڑے بڑے قابل اور ہمدرد لیڈروں کے زیر سایہ تیزی کے ساتھ ترقی کی طرف گامزن ہے ملک اسی کوشش میں ہے کہ غیر ملکی مصنوعات کی بجائے وہ بلد اپنی مصنوعات تیار کرے اور جملہ ضروریات کا خود کفیل ہو علمی، تجارتی، صنعتی اور حرفتی اور زرعی اصلاحات کا نفاذ ہو رہا ہے ملک کی ترقی کیلئے بڑے بڑے پلان تیار کئے جا رہے ہیں تا کہ ملک کسی لحاظ سے بھی دیگر ممالک سے پیچھے نہ رہے بلکہ ہر بات میں دوسروں سے آگے نکل جائے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ترقی کے یہ تمام منصوبے اور پلان —— تبھی مکمل ہو سکتے ہیں جبکہ مذہبی اور روحانی لحاظ سے بھی ملک آگے قدم بڑھا دے۔ بھارت اپنی پرانی تہذیب اور بعض علوم کے لحاظ سے مشہور ہے وہ علوم اور تہذیب صرف اسی صورت میں اب پنپ سکتے ہیں جبکہ بھارت میں پیدا ہونے والے اوتار کے منصوبوں کو بھی ساتھ شامل کیا جاوے۔ ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس زمانہ میں خدا نے اسے دنیا کی ہدایت کے لئے چن لیا۔ اور بھارت واسیوں ہی میں سے ایک شخص کو اوتار بنا کر کھڑا کر دیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک بھارت کا نام روشن ہو رہا ہے۔ اور اس سے اٹھنے والی آواز تمام ممالک غیر میں گونج رہی ہے۔ بھارت کے اس نئے اوتار کی جماعت کو بین الاقوامی پوزیشن حاصل ہو چکی ہے اور اس پوزیشن کا بھارت پر اسی طرح نیک اثر پڑنا ضروری ہے جس طرح دیگر ممالک پر پڑ رہا ہے۔ یقیناً ایک دن ایسا آنے والا ہے جبکہ تمام دنیا کے لوگ اس اوتار کی اکاش بانی کی طرف متوجہ ہو کر بھارت کا رخ کرینگے جس سے بھارت کو غیر معمولی فائدہ پہنچیگا۔ پس اس اوتار کی طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے اور اس سے غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ ورنہ بھارت جہاں دیگر فوائد سے محروم رہے گا وہاں وہ لازماً ان تباہیوں کا بھی شکار ہوگا جو غفلت کی صورت میں اس کے لئے مقدر ہیں۔ اور اس صورت میں ترقی کے موجودہ ملکی پلان اسے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔

خدا کرے کہ بھارت واسی خدا کی آواز کی طرف اپنے کان لگا دیں اور اس کے بھیجے ہوئے سچے اور حقیقی خیرخواہ کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کر کے نہ صرف اپنے آپ کو تباہیوں سے بچا دیں بلکہ اس حقیقی خوشحالی میں۔

(میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعودؑ)

تبلیغی رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

بابت ماہ اگست ۱۹۵۵ء (قسط اول)

تبلیغی جلسے تبلیغی دورے۔ درس و تدریس انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں تبلیغی وفود ہندوستان بھر کے مبلغین کا ۲۱۴۱۰ میل کا سفر۔ ۱۳۷۳ ٹریکٹوں رسالوں اور کتابوں کی تقسیم۔ ۱۸ بیعتیں

الحمدللہ کہ گذشتہ مئی سے تبلیغی رپورٹوں کو بدر میں شائع کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق نظارت ہذا یہ چوتھی رپورٹ بابت ماہ اگست قارئین کے سامنے پیش کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ تمام دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نظارت کی اور تمام مبلغین کی تبلیغی مساعی میں کامیابی کے لئے اور ان فرائض کو کما حقہٗ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ نیز خدمت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے کاموں میں نظارت ہذا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں :-

۱۔ صوبہ بمبئی

(ا) بمبئی خاص میں مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل دار التبلیغ بمبئی اور صوبہ بمبئی کی تبلیغ کے انچارج ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی صاحب مقامی طور پر تبلیغ میں مصروف رہے اور اپنے مستقل زیر تبلیغ افراد کے ساتھ ملاقاتیں کر کے مسائل احمدیت کے متعلق گفتگو کی اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ ان زیر تبلیغ افراد میں بعض تاجران اور بعض ملازم پیشہ دوست تھے۔ ایک ملاقات فضیلت مآب گورنر صاحب بمبئی سے ہوئی۔ جس میں مکرم سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ (صدر تبلیغی مشن جنوبی ہند) اور حکیم محمد الدین صاحب انچارج دار التبلیغ حیدر آباد دکن بھی شامل تھے جناب گورنر صاحب بمبئی کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا اور ہبلی میں سیرت پیشوایان مذاہب کا جو جلسہ عنقریب منعقد ہونے والا ہے اس کا پروگرام بتایا۔ ہبلی کے مبلغ چوہدری مبارک علی صاحب بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

مقامی جماعت میں نمازوں اور درس و تدریس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات کے مجموعہ "تعلیم العقاید والاعمال" کا درس ہوتا رہا۔ یہ کتاب ختم ہونے پر "رسول اللہ کی باتیں" کا درس شروع کیا گیا۔ نیز ۳۰ احادیث کا مع تشریح درس دیا گیا۔

اس ماہ مولوی مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی بخاری شریف درساً مولوی امینی صاحب سے پڑھنے کے لئے ۸ر اگست سے ۲۵ر اگست تک بمبئی میں مقیم رہے۔ اور بخاری شریف جلد اول کے پچاس صفحات پڑھے نیز عیسائیت سے متعلق بعض مسائل کے بارہ میں واقفیت حاصل کی اور ۲۷ر اگست کو واپس اپنے حلقہ میں چلے گئے۔ وہ ۵۵-۸-۸ کو بمبئی پہنچے تھے۔

اس ماہ "احمدیہ لٹریری اینڈ کلچرل سوسائٹی" کے دو اجلاس ہوئے۔ جن میں "اسلام اور کمیونزم" اور "سیرت و سوانح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ" کے موضوعات پر انگریزی میں تقاریر ہوئیں۔ بتقریب یوم آزادی ۱۵ر اگست کے موقعہ پر جناب گورنر صاحب بمبئی۔ جناب وزیر اعظم بمبئی اور صدر کانگریس صوبہ بمبئی کو مبارکباد کے پیغام بھیجے گئے۔ سب کی طرف سے انجمن احمدیہ کو شکریہ کے جواب موصول ہوئے۔

(ب) ہبلی کے مبلغ چوہدری مبارک علی صاحب اس ماہ کا زیادہ تر حصہ بخاری شریف پڑھنے کے لئے مولوی شریف احمد صاحب امینی کے پاس بمبئی میں مقیم رہے۔ ہبلی سے بمبئی جاتے ہوئے انہوں نے اسنا دور۔ نند گڑھ اور بلگام کا دورہ کیا۔ بلگام میں بعض مقامی افسران سے ملاقات کی اور سلسلہ کا کچھ لٹریچر تقسیم کیا۔ نند گڑھ میں بعض غیر احمدی احباب سے ملاقات کی اور دو تربیتی تقاریر کیں۔

(ج) نند گڑھ میں مولوی فیض احمد صاحب مبلغ نے مقامی طور پر سلسلہ کا کچھ لٹریچر تقسیم کیا۔ بلگام اور خانہ پور کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ ایک پروفیسر اور ایک طالبعلم کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ بعض لوگوں سے آئندہ تبلیغ کے لئے واقفیت پیدا کی گئی۔ مقامی طور پر نماز باجماعت کے علاوہ "بلوغ المرام" اور "تذکرۃ الشہادتین" کا درس دیا جاتا رہا۔ خانہ پور کے ایک شخص نے مع خاندان بیعت کی مجموعی طور پر اس ماہ ۵۶ افراد کو تبلیغ کی اور بیس عدد ٹریکٹ اور کتب تقسیم کیں۔ اس ماہ مولوی صاحب کی بیوی اور چھوٹی بچی بیمار رہی (جواب تک بیمار ہیں) احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ ریاست حیدرآباد دکن

(ا) حیدر آباد میں حکیم محمد الدین صاحب انچارج دار التبلیغ حیدر آباد و انچارج تبلیغ ریاست حیدرآباد نے ۲۱ افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ دو تربیتی اور ایک تبلیغی لیکچر دیا۔ اور ایک جلسہ دعا میں لیکچر دیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور سفر یورپ سے بخیریت و کامیاب واپسی کے لئے نوافل اور تہجد میں دوستوں کو خصوصی دعاؤں کے لئے توجہ دلائی اور صدقات کی تحریک کی۔ سید بشارت احمد صاحب کے ساتھ مل کر بمبئی کا دورہ کیا۔ اور ایک وفد کے ساتھ جناب گورنر صاحب بمبئی سے ملاقات کی۔ مقامی طور پر حسب سابق تاجروں اور طلباء سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ حکومت کے ایک اعلیٰ افسر سے ملاقات کر کے سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ بعض مشاہیر سے تبلیغی ملاقاتیں کرنے کے لئے خط و کتابت کی گئی۔ اخبار "مدینہ" بجنور کے ایک مضمون کا جواب لکھ کر اسی اخبار کے ایڈیٹر کو بھجوایا۔ حکومت کے دو پنشن یافتہ افسران سے مل کر تبلیغ کی گئی۔ مقامی طور پر درس اور لیکچروں کے ذریعہ تربیت کا کام ہوتا رہا۔ جماعتوں کے دورہ کے متعلق بعض تجاویز مرتب کر کے مرکز میں ارسال کیں۔ نیز تیاپور میں ایک دار التبلیغ اور مسجد بنانے کی سکیم مرکز میں بھجوائی (یہ ہر دو تجاویز مرکز میں زیر کارروائی ہیں) خدام الاحمدیہ کو حضور ایدہ اللہ کے ایک خطبہ کے حوالہ سے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور ساری جماعت کو مجموعی طور پر تبلیغ کے سلسلہ میں باہمی تعاون کی تلقین کی۔

(ب) چنت کنٹہ میں مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے زیر تبلیغ افراد میں ۸۸ ٹریکٹ اور کتب تقسیم کیں۔ آٹھ تاجروں اور دس طلباء کو تبلیغ کی بعض مقامی سرکاری افسران سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ امر چنتہ اور آتماکور کا دورہ کیا۔ مقامی جماعت میں درس قرآن کریم اور فقہ احمدیہ کا ہوتا رہا۔ اور جماعت کے بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی رہی۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کے کاموں کی نگرانی کی گئی۔ سید بشارت احمد صاحب کے دورہ بمبئی سے واپسی پر ایک تربیتی جلسہ منعقد کرایا۔ جس میں احباب نے تقریریں کیں۔ اور جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ زیر تبلیغ افراد میں سے ۹ افراد نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت بخشے اور سلسلہ کے مخلص خادم بنائے۔

(ج) دیودرگ - میں ہمارا کوئی مبلغ نہیں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تعلیم مکرم محمد عبد الحلیم صاحب اور مکرم محمد عبد الرحیم صاحب اس کمی کو باحسن پورا کر رہے ہیں۔ ان ہر دو کی کوششوں سے دیودرگ میں ایک لائبریری قائم ہوئی ہے۔ جس سے خواص و عوام فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لائبریری کا نام "فضل لائبریری" ہے۔ جشن آزادی کی تقریب پر جب جناب سری نواس راؤ صاحب نائب وزیر داخلہ حیدر آباد دکن پرچم کشائی کے لئے دیودرگ تشریف لے گئے۔ تو اس لائبریری کو خوب سجایا گیا اور "جشن آزادی مبارک" کا ایک خوشخط بورڈ فضل لائبریری کے سامنے رکھا گیا۔ جہاں وزیر موصوف کی کار قریباً پانچ منٹ رکی رہی۔ ان کی خدمت میں پیغام صلح انگریزی۔ احمدیت کا پیغام۔ انقلاب حقیقی اور نظام نو پیش کیا گیا۔ اس وقت تین ہزار کا مجمع وہاں موجود تھا۔ ہماری جماعت کے افراد نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور جماعت ایک نمائندہ نے احمدیت کی خصوصیات مختصراً موصوف کی خدمت میں بیان کیں۔

اس کے علاوہ ہر دو سیکرٹریان موصوف نے مقامی اثر و رسوخ رکھنے والے اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کو تبلیغ کی۔

(د) حیدر آباد دکن میں ہی مکرم مولوی فضل الدین صاحب مبلغ ہیں جو زیادہ تر تعلیمی اور تربیتی کام کرتے ہیں۔ وہ مختلف محلوں میں مختلف اوقات پر روزانہ درس دیتے ہیں اور بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ ان کے درسوں میں کثیر تعداد میں غیر احمدی دوست بھی شریک ہوتے ہیں۔ جنہیں احمدیت سے متعلق مسائل سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے اوشکور اور چنت کنٹہ کا دورہ کیا۔ جہاں علی الترتیب چار یوم اور پانچ یوم رہ کر درس دیا۔ ہر دو جگہ سیرت النبی صلعم کا جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ مقامی طور پر خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جلسوں میں تقریروں کا سلسلہ حسب معمول جاری رہا۔

۳۔ مالابار۔

(ا) کالیکٹ میں مولوی محمد ابوالوفا صاحب مقیم ہیں انہوں نے اس ماہ ۵۰۰ میل کا سفر کر کے کروالی پتاپریم۔ کنانور۔ پینگاڈی۔ منگلور۔ موگرال اور کالیکٹ کا دورہ کیا۔ اور ہر جگہ تقریریں کیں۔ کروالی میں "شرائط بیعت" کو بیان کر کے دوستوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ پتاپریم میں دو ماہ قبل ایک جماعت قائم ہوئی ہے۔ عید الاضحیہ کے بیان میں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی قربانیوں کا ذکر کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کے ایک اجلاس میں "اسلام اور اس کے موضوع" پر تقریر کی۔ اس ماہ ۳۱ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ کالیکٹ اور پینگاڈی میں باقاعدہ تعلیمی کلاسیں جاری ہیں جن میں قرآن کریم باترجمہ پڑھایا جاتا ہے جماعت کروالی اور پتاپریم میں قرآن کریم کے بارے درس دیئے اور اپنے حلقہ کی تمام جماعتوں کی تعلیم و تربیت کی نگرانی کی۔ ان کے ذریعہ تین افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور مولوی صاحب کو مزید کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ مولوی صاحب تبلیغی اور تعلیمی کاموں کے علاوہ "رسالہ ستیادوتھن" جو ملایالم زبان میں جماعت کا ماہوار رسالہ ہے کے لئے مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں۔

(ب) مالابار میں تبلیغ کے انچارج مولوی بی۔ عبد اللہ صاحب فاضل ہیں۔ انہوں نے کوڈالی کنانور پینگاڈی اور کالیکٹ کا دورہ کیا اور ۲۷۴ میل کا سفر کیا۔ اس ماہ اٹھارہ دن کنانور میں ۷ دن پینگاڈی میں دو دن کوڈالی میں دو دن کالیکٹ میں کام کیا اور دو دن رخصت پر رہے۔ مولوی صاحب ماہنامہ "ستیادوتھن" (باقی ملا پر)

مالیہ غیر معمولی سیلاب بقیہ صد۲

آمدہ پیداوار ضائع ہو گیا ہو تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ طوفان نوح کے بعد سے اتنے وسیع و عریض خطہ پر اس قدر تباہ کن سیلاب ہندوستان میں کبھی نہیں آیا۔ عام طور پر سادہ لوح ذہنیتیں اور اس ملک کے وہ لوگ جو اہل مغرب سے بھی زیادہ مادیت پر یقین کرنے لگے ہیں۔ ان سیلابوں کو ایک اتفاقی ہنگامے سے زیادہ اور کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن بصیرت کی آنکھ رکھنے والا خدا ترس انسان اور ایک ایسا شخص جس کی نظر واقعات عالم پر وسیع اور گہری ہو ہندوستان کی معلوم تاریخ کے اس عظیم ترین سیلاب پر سے سرسری طور سے نہیں گذر سکتا۔ سیلابوں کی یہ پے در پے یورش ہر معتدل فہم رکھنے والے آدمی کو جھنجھوڑ کر ایسے مقامات کا کھوج لگا رہی ہے۔ جہاں سے وہ ان کے دوررس نتائج دائرہ پر غور کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

(دعوت دہلی ۱۷ اکتوبر ۵۵ء)

جب صورت حال یہ ہے تو کیا ہم پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ ہم سنجیدگی سے اس زمانہ کے نوح کی تلاش کریں اور اس کے لائے ہوئے پیغام کو اپنا مشعل راہ بنائیں یہ تو ہو نہیں سکتا کہ طوفان تو موجیں مارتا ہوا لوگوں کے صحنوں میں پہنچ جائے اور ان کے جان و مال کے اتلاف کا موجب بنے مگر نوح کا نام و نشان نہ ہو۔ پھر رحیم و کریم خدا کیسا جس نے دنیا کی تباہی کے اسباب تو پیدا کر دیئے لیکن ان سے نجات کے لئے کسی ناخدا کو نہ بھیجا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس مالک حقیقی نے اس سرزمین ہند میں اپنے مقدس مامور کو بھیجا مگر دنیا اس کی باتوں کو شنوا نہ ہوئی اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔ آخر خدا کے قہری نشانات ظاہر ہوئے اور دنیا کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اسکے نمائندہ کی صداقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ پس زمانہ کا یہ ریفارمر آج سے ۵۰ سال پیشتر قادیان کی مقدس بستی میں مبعوث ہوا اور اس نے آنے والے آفات و مصائب سے بروقت آگاہ کر دیا اور فرمایا:-

"دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالو گے تو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے اور تم میں سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائیگا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دیگا۔ نادان بد قسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔"

(اشتہار الانذار مطبوعہ ۸ اپریل ۱۹۰۵ء)
(بحوالہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۸)

پھر ایک اور مقام میں آپ نے خصوصیت سے ان مصیبتوں اور دکھوں سے ڈرایا ہے جو خود ہمارے ملک میں آئندہ آنے والی تھیں۔ چنانچہ آج سے ۴۸ سال پہلے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا:-

"یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے، اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ خدا کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ تصنیف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

پس یہ تباہی بلاشبہ خدا کے مقدس مامور اور اس زمانہ کے ریفارمر کی آواز پر کان نہ دھرنے کی وجہ سے آئی ہے اسلئے ہم نہایت درد بھرے دل کے ساتھ اپنے ہموطنوں کو موجودہ تباہی کے حقیقی باعث کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ہر شخص نے مقررہ وقت پر اس جہان فانی سے گذر جاتا ہے مگر مبارک ہے وہ انسان جو اپنی چند روزہ زندگی کو ایسے رستے پر لگاتا ہے جو اس کے خالق و مالک کی خوشنودی کا ذریعہ بنکر اس کی دائمی خوش نصیبی کا دروازہ کھول دے۔

تشنہ بیٹھو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں بہتی ہے نہر خوشگوار

(محمد حنیف بقاپوری)

آنریری مبلغ احمدیت سوڈان کا انتقال

از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیفا (اسرائیل)

یہ خبر نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ سنی جائیگی کہ برادرم ابراہیم عباس فضل اللہ جو خرطوم (دار الخلافہ سوڈان) کے باشندہ تھے۔ اور آجکل اپنے ملک سوڈان میں آنریری طور پر تبلیغ احمدیت و اسلام کا کام کر رہے تھے گذشتہ ۲۸ اگست کو اپنے شہر سوڈان میں تنضار ابنی سے وفات پاگئے۔ غفر اللہ لہ۔ وانا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم شادی شدہ تھے اور اپنے پیچھے ایک بیوی اور دو تین کم سن بچے چھوڑ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

ہمارے مرحوم بھائی ۴ نومبر ۱۹۴۱ء کے دن جبکہ ان کی عمر ۲۲ سال کی تھی بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے تھے۔ اور وفات تک میرے ساتھ تعلق قائم رکھا ۱۹۴۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ کسی طالب علم کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سوڈان سے قادیان بھیجا جاوے مرحوم ابراہیم عباس نے حضور کی اس تحریک پر لبیک کہا۔ اور اپنی بیوی اور دو بچیوں کو چھوڑ کر حضرت اقدس کی صحبت میں لاہور (کیونکہ اس وقت قادیان میں انقلاب آچکا تھا) اور پھر لاہور سے آبادی ربوہ میں پہنچ کر تعلیم حاصل کرتے رہے اور دو تین سال ربوہ میں تعلیم پانے کے بعد ۱۹۵۲ء میں اپنے وطن کو واپس لوٹے۔ اور پہلے خرطوم میں ایک کمپنی میں کام شروع کیا۔ اور تقسیم لٹریچر سلسلہ اور زبانی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور اس سال کے شروع میں انہوں نے اپنی الگ تجارت قائم کر لی۔ اور مجھے لکھا۔ کہ اب میں تبلیغ سلسلہ بہت آزادی سے کر سکتا ہوں۔ گذشتہ اگست میں آپ کو گلے کی تکلیف ہو گئی اور ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ اور ہسپتال میں ہی داعی اجل کو لبیک کہہ کر ۳۷ سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کریم سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

گو جب برادرم ابراہیم عباس فضل اللہ کو قادیان جانے کی تحریک کی گئی تھی۔ اس وقت قادیان بہت پر رونق اور حضرت خلیفۃ المسیح اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیوں سے آباد تھا مگر آپ اس وقت سرزمین ہندوستان میں پہنچے جب سرزمین ہند، ہندوستان و پاکستان میں منقسم ہو چکی تھی اور قیامت کا نظارہ ہر جگہ نظر آرہا تھا۔ اور آپ بجائے قادیان میں فروکش ہونے کے پہلے لاہور میں اور پھر غیر آباد ربوہ میں جا کر رہے۔ مگر بفضلہ تعالیٰ ان کے ایمان میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور ان ایام میں جبکہ احمدیت کے پاؤں اپنے مرکز سے بھی اکھڑے ہوئے تھے اور کسی جگہ سر رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ ایک غیر ملکی احمدی کا اپنے ایمان کو سالم لے آنا ہی بڑا کارنامہ تھا۔ مگر مرحوم نہ صرف اپنے ایمان کو ہی سالم لائے بلکہ باوجود ربوہ اور لاہور میں بعض امتحانات کے آپ کا ایمان مضبوط رہا۔ اور ان کا نقطہ مرکز دوران اقامت ربوہ اور لاہور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات رہی۔ ان کے ربوہ سے لکھے ہوئے خطوط سے (جو وہ مجھے وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے تھے) معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان کا مقصد وہاں جانے کا یہ ہے کہ کسی طرح ان کو دینی علم گھوٹ گھوٹ کر پلا دیا جائے۔ غفر اللہ لہ۔

قریب عرصہ میں ہمارے اور جماعت کے لئے یہ دوسرا صدمہ ہے۔ اس سے پہلے عزیز رضوان جو حبشہ سے دینی تعلیم کے حصول کے لئے بھیجے گئے تھے داعی اجل کو ربوہ میں لبیک کہہ گئے۔ اور اب برادرم ابراہیم عباس فضل اللہ خلاف توقع اپنے ملک میں اپنے مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ امید ہے مخلصین جماعت ہمارے ان ہر دو نقصانوں کی تلافی کے لئے دعا فرما کر جماعت احمدیہ بلاد عربیہ کو ممنون بنائینگے۔ گو حبشہ اور سوڈان بظاہر علیحدہ علیحدہ ملک نظر آتے ہیں۔ مگر وہاں کثرت سے عربوں کی آبادی، عربان کے مرکز اسلام سے پرانے تعلقات اور ان کی اسلام کے لئے افریقہ میں قربانیاں ان کو بلاد عربیہ کا ایک مزدلا ینفک قرار دیتی ہیں۔

میرے خیال میں برادرم ابراہیم عباس فضل اللہ مرحوم نے احمدیت سے اخلاص کا اچھا نمونہ پیش کیا ہے اپنے بیوی اور دو بچیوں کو چھوڑ کر دینی تعلیم کے حصول کے لئے غیر ملک میں چلے جانا آجکل کے زمانہ میں بڑی بات ہے۔ اور پھر آنریری طور پر تبلیغ کرنا۔ اور اپنی روزی خود پیدا کرنا یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ان کے اعمال حسنہ کو قبول فرمائے۔ اور اپنے فضل سے ان کو اپنی جنت میں جگہ دے آمین۔ وکل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

جو دوست یا جماعت نماز جنازہ ادا فرما سکتے ہوں وہ مرحوم کا جنازہ بھی پڑھ دیں۔ تو ممنون ہونگا

والسلام خاکسار
(چوہدری) محمد شریف مبلغ بلاد عربیہ
(از حیفا بتاریخ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۵ء)

نتیجہ امتحان رسالہ اچھی مائیں

(قسط دوم)

نمبر شمار	نام امتحان دہندہ مع مقام	نمبر حاصل کردہ
۴۴	نور محمد ضیا چک ۱۶۳ شتاب گڑھ پاکستان	۵۴
۴۵	الہ یار بھٹی " " "	۴۷
۴۶	فتح شیر صاحب " " "	۴۱
۴۷	مقتدرہ خاتون صاحبہ سونگڑہ (اڑیسہ)	۴۵
۴۸	سیدہ مبعوہ خاتون صاحبہ "	۳۹
۴۹	سید برہان الدین صاحب ڈھینکانال (اڑیسہ)	۳۳
۵۰	محمد علیم صاحب کلکتہ	۴۸
۵۱	نذیر احمد صاحب "	۵۲
۵۲	شفیع احمد صاحب مالاباری کلکتہ	۴۹
۵۳	فیروز الدین صاحب انور "	۴۴
۵۴	سید بدر الدین صاحب "	۳۳
۵۵	ظفر اللہ محمود قادیان	۳۴
۵۶	بشیر الدین اڑیسوی "	۵۰
۵۷	منور احمد ابن مکرم حکیم خلیل احمد صاحب قادیان	۴۴
۵۸	یونس احمد صاحب اسلم قادیان	۷۱
۵۹	محمد عمر صاحب مالاباری "	۶۲
۶۰	محمود احمد صاحب بشر "	۴۰
۶۱	نعیمہ صاحبہ قادیان	۶۴
۶۲	امۃ اللہ بیگم صاحبہ قادیان	۴۴
۶۳	امۃ القیوم صاحبہ "	۳۸
۶۴	نعیمہ صاحبہ (اہلیہ مسعود احمد صاحب) قادیان	۳۳
۶۵	معراج سلطانہ صاحبہ قادیان	۵۴
۶۶	میر محمد صادق صاحب حیدرآباد دکن	۶۹
۶۷	بشیر احمد صاحب "	۴۲
۶۸	امۃ القیوم صاحبہ اڑیسہ	۵۴
۶۹	شیخ مقبول علی صاحب "	۴۳
۷۰	سیدہ امۃ الابرار صاحبہ "	۵۲
۷۱	کلثوم بیگم صاحبہ اڑیسہ	۵۲
۷۲	عزیزہ خانم صاحبہ بھاگلپور	۴۱
۷۳	سعیدہ محبوب صاحبہ "	۳۷
۷۴	بشریٰ بیگم صاحبہ گھوگھیاٹ (پاکستان)	۳۲
۷۵	عارفہ بیگم صاحبہ " "	۳۴
۷۶	رشیدہ بیگم صاحبہ " "	۳۳
۷۷	عبدالغفور صاحب بمبئی	۴۵
۷۸	عبدالقادر صاحب "	۴۴
۷۹	ایس۔ ایم یوسف صاحب "	۵۱
۸۰	ٹی کے سلیمان صاحب "	۳۳
۸۱	صدیق احمد صاحب اینی "	۱۹
۸۲	عمر صاحب مالاباری "	۴۷
۸۳	صالحہ بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن	۳۴
۸۴	محمودہ بیگم صاحبہ "	۶۸
۸۵	امینہ بیگم صاحبہ "	۳۷
۸۶	امۃ الحی بیگم صاحبہ "	۵۰
۸۷	منصورہ بیگم صاحبہ "	۵۱
۸۸	امۃ السلام صاحبہ	۵۹
۸۹	صفیہ بنت چوہدری عبدالحمید صاحب قادیان	۳۶
۹۰	زبیدہ بیگم صاحبہ قادیان	۷۴
۹۱	صدیقہ ملک "	۵۶
۹۲	امۃ المنان صاحبہ "	۷۴
۹۳	امۃ السلام صاحبہ "	۵۳
۹۴	نسیم افتخار صاحبہ "	۲۳
۹۵	ناصرہ بیگم صاحبہ بنت محمد عبدالکریم صاحب ناگنڈ دیودرگ	۲۳
۹۶	ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب ناگنڈ "	۴۵
۹۷	نورجہاں بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب "	۶۳

تبلیغی رپورٹ بقیہ صفحہ ۹

کو ایڈٹ کرتے ہیں۔ اور جماعت کے مختلف مسائل کے علاوہ اپنے علاقہ میں شائع ہونے والے مخالفین کے مضامین کے جواب بھی لکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض غیر احمدیوں کے سوالات کا جواب بذریعہ خطوط بھی بھجواتے رہتے ہیں انہوں نے تقریب آزادی کے موقعہ پر ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر کی دعوت پر آزادی کے موضوع پر پون گھنٹہ تقریر کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ بینگلاڈی کے جلسہ حسن البیان میں تقریر کر کے خدام کو ان کی ذمہ داریاں بتائیں۔ قیام اور دورہ کے دوران میں روزانہ بعد نماز مغرب قرآن کریم کا درس جاری رکھا گیا۔

مولوی صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں مگر اپنی بیماری کے باوجود سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ج) کنا کاپلی میں مولوی احمد رشید صاحب مبلغ ہیں۔ مگر اس ماہ وہ نظارت کی ہدایت کے ماتحت ریاست میسور کے دورہ پر رہے اور مختلف جماعتوں کا دورہ کر کے جماعتوں کی تنظیم کی۔ یہ دورہ اکثر پیدل کیا گیا۔ ۴۵ افراد سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا۔ شموگہ کی مسجد احمدیہ میں چار خطبات دیئے اور شموگہ کے دو احباب کو الفضل کا خریدار بنا کر چندہ مرکز میں بھجوایا۔ مذکورہ زیر تبلیغ افراد میں سے دو نے بیعت پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن انہیں مزید سوچنے کا موقعہ دیا گیا۔ مرکز اور جماعتوں کو ۶۳ خطوط تحریر کئے۔ ایک ہندو۔ ایک عیسائی مبلغ اور ایک اینگلو انڈین عیسائی کے ساتھ صداقت احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔ احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ کی صحت اور خیریت کے ساتھ واپسی کے لئے دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ اور یورپ کے حالات سنائے جاتے رہے

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف

"پیغامِ صُلح"

کے ہندی ترجمہ کے اخراجات کے لئے مخلصانہ پیشکش

محمد عبدالعلیم صاحب و محمد عبدالرحیم صاحب سیکرٹریان جماعت احمدیہ دیودرگ ضلع رائچور علاقہ حیدرآباد دکن نے نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اور اپنے سارے خاندان کی طرف سے مبلغ ۱۰۲/۱۰/۰ کی رقم "پیغام صلح" کا ہندی ترجمہ شائع کرنے کے لئے بھجوائی ہے۔ نیز وہ اپنے طور پر اپنے علاقہ انزور سورج میں تحریک کر کے مزید چندہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں خاص طور پر قابل ذکر امر یہ ہے کہ جب ان ہر دو مخلصین کی بیویوں کو اس تحریک کا علم ہوا تو ان ہر دو نے اپنے نقرئی زیورات جو بیس بیس تولہ کے تھے پیش کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پیغام صلح کے ہندی ترجمہ کی ایک مدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی مگر جس وسیع پیمانہ اسے شائع کرنا مقصود تھا اس کے لئے رقم نہ تھی۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کر دیا ہے امید کی جاتی ہے کہ جماعت کے دیگر مستطیع اور مخیر احباب اس کار خیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔　　(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی تقریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ ہے۔ اس مبارک تقریب سے مستفید ہونے کے لئے ملک کے کونے کونے سے احباب مرکز احمدیت میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس انتظام کے لئے کافی پہلے تیاری کی جاتی ہے۔ کیونکہ بروقت اجناس نہ خریدنے سے نرخ بڑھ جانے سے روپیہ زیادہ صرف ہوتا ہے۔ اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے ہر احمدی پر سال میں ایک ماہ کی آمد کا دس فی صدی چندہ واجب ہوتا ہے۔ جو بہر صورت جلسہ سالانہ سے قبل سو فیصدی وصول ہو جانا چاہیئے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی لازمی چندوں میں سے ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ دوسرے لازمی چندوں کی طرح اس کی ادائیگی بھی باقاعدگی سے کرے۔ لیکن کچھ احباب تو یہ چندہ ادا ہی نہیں کرتے۔ اور بعض یہ سمجھتے ہوئے کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں ہی اس کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کی ادائیگی بعد میں بھی نہیں کرتے۔ حالانکہ اس چندہ کی ضرورت جلسہ سے قبل شروع ہوتی ہے تاکہ اجناس وغیرہ بروقت خریدی جائیں اور دیگر انتظامات بھی مکمل کئے جا سکیں۔ اور اس وجہ سے وصول شدہ چندہ سے زائد رقم جو قرض لی جاتی ہے۔ وہ ادا کی جا سکے۔ جلسہ سالانہ پر اخراجات کے مقابل پر آمد بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور کوشش فرمادیں کہ زیادہ سے زیادہ ماہ نومبر تک چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ آخری وقت سے قبل کی ادائیگی چندہ دہندہ کو بہت زیادہ ثواب کا مستحق بنا دی ہے۔ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ خطبہ جات میں جلسہ سالانہ کے چندہ کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کرائیں اور وصولی کی کوشش فرمادیں۔ اور جو رقوم سیکرٹریان مال کے پاس جمع ہیں وہ جلد مرکز میں بھجوا دیں۔　　ناظر بیت المال قادیان

اخبار بدر کی اشاعت میں وقتی روک

۷ر اکتوبر کا پرچہ بدر بالکل تیار تھا صرف طباعت کے لئے پریس جا رہا تھا کہ ۴ر اکتوبر سے مسلسل بارشوں کے باعث ذرائع آمد و رفت بند ہو گئے۔ اور بجلی کی رو بھی بند رہی۔ اس لئے ۷ر اور ۱۴ر کے دونوں پرچے شائع نہ ہو سکے۔ اب حالات نارمل ہو جانے پر ۲۱ر اکتوبر کا پرچہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ اس کمی کو آئندہ اشاعتوں میں انشاء اللہ العزیز پورا کرنے کی سعی کی جائے گی ——— (ادارہ)

ولادتیں ۔ قادیان ۲۳ر اکتوبر۔ مستری منظور احمد صاحب درویش کے ہاں لڑکا مورخہ ۷ر اکتوبر کو مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش کے ہاں لڑکی مورخہ ۲۰ اکتوبر کو چوہدری عبدالحق صاحب درویش کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نومولودین کی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

نئی دہلی۔ ۱۰؍اکتوبر۔ آج حکومت ہند کی طرف سے حد بندی کمشن کی رپورٹ اخبارات میں اشاعت کے لئے دی گئی۔ کمشن نے نئی حد بندی کی جو سکیم تجویز کی ہے اس کے ماتحت ہند یونین کی موجودہ ۲۷ ریاستوں کی بجائے صرف سولہ ریاستیں ہوں گی اور دہلی۔ منی پور اور انڈیمان کے تین علاقے مرکز کے زیر انتظام ہوں گے۔

یہ رپورٹ چار حصوں میں منقسم ہے حصہ اول میں ریاستوں کی نئی حد بندی کے مسئلہ سے متعلق حالات اور اس کا پس منظر بیان کیا گیا ہے حصہ دوم میں اُن عناصر کا ذکر ہے جو نئی حد بندی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حصہ سوم میں موجودہ یونٹوں کی نئی حد بندی کے لئے کمشن کی تجاویز درج ہیں اور حصہ چہارم میں کمشن نے ریاستوں کی نئی تنظیم سے متعلق انتظامیہ اور دیگر پیچیدگیوں پر بحث کی ہے اور تغیر و تبدل کے عمل کی شدت کو کم کرنے کے لئے مختلف اقدامات تجویز کئے ہیں۔

ریاستوں کی نئی حد بندی کا کمشن ۲۹؍دسمبر ۱۹۵۳ء کو حکومت کے ایک ریزولیوشن کے ماتحت اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ ہند یونین کی تمام ریاستوں کی نئی تنظیم کے سارے مسئلہ کو ٹھنڈے دل سے اور وسیع نقطۂ نظر سے مطالعہ کرے کہ ہر ایک یونٹ کے لوگوں اور اس کے ساتھ ہی سارے ملک کی بہبودی کو فروغ و ترقی حاصل ہو۔ جناب سید فضل علی اس کمشن کے صدر اور مسٹر ہردے ناتھ کنزرو ممبر راج سبھا اور مسٹر کے ایم پانیکر اس کے دو ممبر تھے۔

کمشن نے ۲۷ ریاستوں کی بجائے حسب ذیل ۱۶ ریاستوں کی تجویز کی ہے:۔
(۱) مدراس (۲) کیرالہ (۳) کرناٹک (۴) حیدرآباد (۵) آندھرا (۶) بمبئی (۷) ودربھ (۸) مدھیہ پردیش (۹) راجستھان (۱۰) پنجاب (۱۱) اُتر پردیش (۱۲) بہار (۱۳) مغربی بنگال (۱۴) آسام (۱۵) اڑیسہ (۱۶) جموں و کشمیر۔

لاہور ۱۴؍اکتوبر۔ آج صوبہ مغربی پاکستان قائم ہو گیا۔ اور ۷ اصحاب پر مشتمل وزارت نے حلف لے لیا ہے۔ صوبہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب بنائے گئے ہیں۔ دیگر وزراء کے نام حسب ذیل ہیں۔
(۱) خان قربان علی (۲) سردار بہادر خاں (۳) کرنل عابد خاں (۴) میاں ممتاز دولتانہ (۵) مسٹر عبدالحمید دستی۔ آج سب سے پہلے مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے صوبہ مغربی پاکستان کے گورنر کے عہدہ کا حلف لیا اور اس کے بعد انہوں نے صوبہ کی ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اور دیگر ججوں کو عہدہ کا حلف دلایا۔ مسٹر گورمانی نے بتایا کہ صوبہ مغربی پاکستان کے قیام سے خوشحالی کا ایک دور شروع ہو گیا ہے۔

گیا۔ ۱۵؍اکتوبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج گیا میں ۲ لاکھ کے عظیم اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے انہیں تلقین کی وہ بھارت کو خوشحال بنانے اور مضبوط بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔ بھارت غیروں کی غلامی سے آزاد ہو چکا ہے لیکن ابھی اسے افلاس اور غریبی کو ختم کرنے کے لئے جنگ لڑنی ہے۔ شری نہرو نے یہ تقریر بھارت سیوک سماج کی بہار شاخ کا افتتاح کرنے وقت کی۔ آپ نے کہا کہ بھارت کے سامنے سب سے پہلا سوال بھارتی عوام کو روزمرہ کی ضروریات مہیا کرنا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے غیر ملکی امداد پر انحصار رکھنا غلط ہے۔ لوگوں کو یقین اور پکے ارادہ کے ساتھ سخت محنت کرنا ہو گی۔ شری نہرو نے مزید کہا کہ وہ ذات پات اور صوبائی تعصب ختم کر دیں۔ کیونکہ اس سے جھگڑا اور نفاق پیدا ہوتا ہے انہوں نے خاص طور پر بہار کے عوام کو وارننگ دی کہ اگر انہوں نے ذات پات کو ختم نہ کیا تو وہ تباہ ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۵؍اکتوبر۔ عالمی بنک نے اعلان کیا ہے کہ بنک کی وساطت سے بھارت اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کے جھگڑے کے سلسلہ میں جو بات چیت ہو رہی تھی اس کی میعاد ۳۰؍ستمبر سے بڑھا کر ۳۱؍مارچ تک کر دی گئی ہے۔ یہ توسیع اس لئے کی گئی ہے۔ کیونکہ مقررہ میعاد یعنی ۳۰؍ستمبر تک بات چیت کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ یہ بات چیت گذشتہ دسمبر میں شروع ہوئی تھی۔ نہری پانی کا جھگڑا گذشتہ ۷ برس سے چل رہا ہے۔ اور پاکستان ان دریاؤں کا پانی جن کا منبع بھارت یا کشمیر میں ہے اور ان کا کچھ حصہ پاکستان میں بہتا ہے سارے کا سارا اسے استعمال کرنے کا حق ہونا چاہئے۔ تو بھاکرہ پراجیکٹ پر بھی اعتراض کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اس سے پاکستان کی نہروں میں پانی کی سپلائی کم ہو جائے گی۔

چنڈی گڑھ ۱۵؍اکتوبر۔ آج مکھیہ منتری شری کیروں نے پنجاب اسمبلی میں اعلان کیا کہ پردھان منتری پنڈت نہرو نے پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پردھان منتری ریلیف فنڈ میں سے ۱½ لاکھ روپیہ دیا ہے۔ یہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ اس ایک لاکھ روپیہ کے علاوہ ہے جو کہ اس سے پہلے اس فنڈ سے دیا جا چکا ہے۔

جالندھر۔ ۱۵؍اکتوبر۔ سیلاب کی حالت بہتر ہونے پر جالندھر اور لاہور کے درمیان بس سروس دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔

چنڈی گڑھ۔ ۱۷؍اکتوبر۔ پنجاب کے وزیر خزانہ سردار اجل سنگھ نے آج کونسل کے اجلاس میں بتایا کہ پنجاب میں حالیہ سیلابوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد پانچ سو کے قریب ہو گی۔ لیکن یہ کسی صورت میں بھی ایک ہزار سے زائد نہیں ہو سکتی۔ واضح رہے کہ لالہ جگت نارائن وزیر تعلیم نے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار بتائی تھی۔

پٹھانکوٹ۔ ۱۷؍اکتوبر۔ پٹھانکوٹ اور جالندھر کے درمیان آج براہ راست ریلوے سروس شروع ہو گئی۔

نئی دہلی۔ ۱۷؍اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بھارت نے برما کو ۲۰ کروڑ روپے کا قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ آج نئی دہلی میں برمی سفیر اور بھارت کے وزیر خزانہ شری دیشمکھ نے سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے۔ بھارت سرکار اس رقم پر ۴ فیصدی سود وصول کرے گی۔ اور قرضہ سٹرلنگ علاقہ کی کسی بھی کرنسی میں ادا کیا جا سکے گا قرضہ ششماہی اقساط میں ادا کیا جا سکے گا۔ اڑھائی کروڑ روپے کی پہلی قسط مارچ ۱۹۵۹ء میں واجب الادا ہو گی۔ بھارت نے دس کروڑ روپیہ قرض دینا منظور کیا تھا۔ لیکن برما کے وزیر تجارت کے دورہ کے نتیجہ میں یہ رقم دگنی کر دی گئی بھارت سرکار نے یہ قرضہ برما کے مالی کرائسس کو ختم کرنے کے لئے دیا ہے۔

امرتسر۔ ۱۷؍اکتوبر۔ حالیہ بارش اور سیلابوں سے صرف نہر اپر باری دوآب کو ۴۰ لاکھ روپیہ کا نقصان پہنچا ہے۔ یہ نہر مادھوپور ہیڈورکس سے نکل کر اضلاع امرتسر گورداسپور کے علاوہ پاکستان کے کافی علاقہ کو سیراب کرتی ہے۔ مادھوپور ہیڈورکس کو ۱۵ لاکھ روپیہ کا نقصان پہنچا ہے۔ تین میل لمبی بڑی نہر اور تقریباً ۱۵ میل لمبی اس کی شاخیں سیلاب میں بالکل بہہ گئی ہیں یا ناکارہ ہو گئیں۔ ۷ میل لمبے حفاظتی بند کو بھی سیلاب سے بھاری نقصان پہنچا ہے۔ یہ بند حال ہی میں ۴۰ لاکھ روپے کی لاگت سے بنایا گیا تھا۔ نہر کے ہیڈورکس اور دوسری نہروں کو بھی سیلاب سے بھاری نقصان پہنچا ہے۔ اور کل نقصان کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔ جن نہروں کو نقصان پہنچا ہے ان کی مرمت کے سلسلہ میں کچھ عرصہ تک نہری پانی کی سپلائی بند رہے گی۔

لاہور۔ ۱۷؍اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں حالیہ کے سیلاب سے ۲۵۰ آدمی بہہ گئے ہیں۔ مکان گرنے سے ۱۰۷ آدمی زخمی ہو گئے ہیں اور ۳۰۰ آدمی لاپتہ ہیں۔

پیرس۔ ۱۸؍اکتوبر۔ فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر پنے نے بتایا کہ مغربی طاقتیں روس کو سلامتی کی گارنٹی دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ روس مشرقی اور مغربی جرمنی کو متحد کرنا منظور کرے۔

پشاور۔ ۱۸؍اکتوبر۔ پشاور میں ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں لوگوں کو وارننگ دی گئی ہے کہ وہ اپنی نجی یا سرکاری خط و کتابت میں پرانے صوبوں کا استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ صوبے اور ریاستیں ایک یونٹ میں مدغم کر دی گئی ہیں۔ لوگوں کو کہا گیا ہے کہ وہ خطوط درخواستیں وغیرہ لکھتے وقت محتاط رہیں۔

نئی دہلی۔ ۱۸؍اکتوبر۔ آج ایرانی سفیر نے بھارتی ریڈ کراس سوسائٹی کو ایران کی ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے دس ہزار روپیہ کا چیک دیا۔ یہ رقم بھارت کے سیلاب زدگان پر خرچ ہو گی۔

بٹالہ چند روز تک جزیرہ انڈیمان کا منظر پیش کرتا رہا۔ کئی گلیوں میں ۴ فٹ پانی جمع رہا۔ مکان گرنے سے تقریباً چھ ہزار آدمی بے گھر ہو گئے ہیں۔ سرکاری ریکارڈ اور ٹیلیفون ایکسچینج کی مشینری کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ڈاک خانہ اور بنکوں کے بہت سے نوٹ اب دھوپ میں سکھائے جا رہے ہیں۔ ایک فرم کی ۵۰۰ بوری کھانڈ خراب ہو گئی۔ بٹالہ میں ۹ اشخاص اور ۲۵ مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی۔ ۱۸؍اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اب جبکہ دسہرہ اور دیوالی کے تہوار نزدیک آ گئے ہیں لوگوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ "ایٹم بم" پٹاخہ وزنی زائد از ۲½ اونس اور دیگر پٹاخے تیار کرنا قبضہ میں رکھنا اور ان کا استعمال غیر قانونی اور ممنوع ہے۔

مسعود احمد
23.10.55